لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۱ — کلکتہ: چہارشنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, March 19, 1913.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

DR. ANSARY'S ALL-INDIA MEDICAL MISSION WITH NURSES OF THE TURKISH RED CRESCENT SOCIETY.
Seated in centre of the second lower row is Basim Omer Pasha, President of the Turkish Red Crescent Society.

LT.-COLONEL ENVER BEY (centre second lower row) AND MEMBERS OF DR. ANSARY'S ALL-INDIA MEDICAL MISSION.
[*Photos. taken in the Kadirjah Hospital, Constantinople.*]

وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۱۴ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ: چہارشنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday, March 26, 1913.

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فہرست زر اعانت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

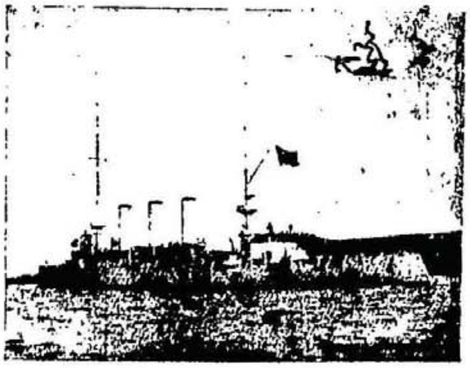

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۱۲

Calcutta: Wednesday, March 26, 1913.

فہرس

— * —

شـــذرات ۲

مقـــالۂ افتتـــاحیہ

العرب ۳

مذاکـــرۂ علمیـــہ

قطب جنوبي (کپتان رابرٹ اسکاٹ [۲]) ۸

علوم حدیثہ کي ترقي ۱۰

فہرست زراعانہ دولت علیہ اسلامیہ ۱۱

فکاھـات

لیگ کي دائیـــم المـــرضي کي علت ۱۲

ترکوں کو صـــلاح ترک یـــورپ "

خریـــداري تمســکات "

نامـــوران غزوۂ بلقـــان ۱۳

شئـــون عثمـــانیـــہ

اخبـــار و حوادث ۱۴

پیشـقـدمیـــاں "

ادرنـہ میـں رسـد "

حـــوالي اشقـــودرہ "

حمـلـہ اشقـــودرہ "

خسـائر جبـل اســـود "

اسطـول عثمـاني ۱۵

۵۰۰ بلغـاري "

حمـیـدیـــہ "

نیو میڈیا "

مالي حالت کي اصلاح "

طرابلس الغرب

شیخ سنوسي کا وفد "

عربي حملہ "

ایک اجتماع عظیم

انکشاف سازش ۱۶

تـــصـــاویـــر

— * —

امیر الجزائر فرانسیسي قونصل کو پنکھے سے مار رہا ہے ۲

سفیر فرانس شاہ پرشیا سے گفتگو کر رہا ہے "

جہاز " حمیدیہ " شکستگي کے بعد ۱۳

جہاز " حمیدیہ " میں گیارہ گز مربع سوراخ ہوگیا ہے

اور قسطنطنیہ جارہا ہے "

جہاز " حمیدیہ " مرمت کے بعد "

کپتان حسین رؤف بک کمانیر " حمیدیہ " "

التـــمـــاس

— * —

نمبر ۷ ، ۸ ، جلد (۲) قبل از وقت ختم ہوگئے ہیں - دوبارہ چھپنے پر حاضر خدمت کئے جائینگے شائقین ذرا توقف فرمادیں -

منیجر

شذرات

—:○*○:—

ھفتہ جنگ

—:*:—

چتالجا ۱۷ تک عثمانی سرکاری روداد جنگ کے بموجب خطوط چتلجا پر کوئی حملہ عام نہیں ہوا ' خفیف مناوشات (اسکریمشیز) ہوتے رہے - ۱۹ کو عثمانی پیادہ فوج ایک پر جوش معرکے کے بعد فتحیاب ہوئی' فتحیابی کے بعد بھی تمام خطوط پر دشمن سے معرکہ آرا ہوتی رہی - ۲۱ کو صوفیا کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ دو ترکی ڈویژنوں نے بلغاریا کے میمنہ پر حملہ کیا ' شدید جنگ ہوئی' ترکی فوج پانچ سو مقتول و مجروح چھوڑ کے پسپا ہوئی' شام کو پھر حملہ آور ہوئی' پھر پسپا کر دیگئی - ۲۳ کے عثمانی سرکاری تار سے (جو ہندوستان کے عثمانی قونصل عام) کو موصول ہوا ہے' معلوم ہوتا ہے کہ خطوط چتالجا پر سکون طاری ہے -

ان خبروں سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے ' کہ چتلجا میں خطوط کے استحکام اور فوج محافظ کے جوش و ہمت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے ' فوج برابر مسلسل کے حملے کرتی ہے' اور جیسا کہ قاعدہ ہے کبھی کامیاب ہوتی ہے اور کبھی نا کام -

---

ادرنہ ۲۰ کو عثمانی فوج نے دشمن کے اگلی پوزیشنوں پر گولہ باری کی' عثمانی سرکاری تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ دشمن کی فوج آتشباری کی تاب نہ لاسکی اور بہت سے خندق چھوڑ کے پیچھے ہٹگئی - ۲۲ کو ادرنہ سے بذریعہ لندن میں اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے' کہ مدافعت بہادرانہ طور پر جاری ہے' قلعے پوری طرح مضبوط ہیں' انتظام کامل طور پر قرار ہے غذا افسر تقسیم کرتے ہیں' ۲۰ کا صوفیا کا تار بیان کرتا ہے' کہ حملہ عام کیا گیا ' جسمیں حملہ آور مشرق کے دو قلعہ بند نقطوں پر قابض ہوگئے -

---

دریاے اسٹمبی اب تک تو دنیا کو یہ یقین دلایا گیا تھا' کہ البانیہ بالکل فتح ہوگیا مگر ۲۵ کے سنتھی سے آئے ہوے تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ البانیہ کے دریاے اسٹمبی میں جاوید پاشا جانبازانہ مدافعت کر رہے تھے ' مگر آخرکار ۲۵ کو پاشاے موصوف نے مع ۱۵ ہزار فوج کے سروی فوج کے آگے ہتیار ڈالدیے (؟)

یتپلینی دوازو سے جانب جنوب و مشرق ۷۵ میل کے فاصلہ پر ایک تیپلینی نامی ایک مقام تھا انہینس کے ۲۷ کے تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ یونانیوں نے اس پر بھی قبضہ کرلیا ہے -

---

حملہ عربی

آج آپ شؤن عثمانیہ میں طرابلس الغرب کے زیر عنوان چند خوشگوار و امید افزا خبریں پڑھینگے' یہ خبریں عثمانی ذرائع کی ہیں' انکا خفیف پر تو آپ رومہ کی اس تار برقی میں بھی دیکھینگے' جو ذیل میں درج کیجاتی ہے -

۲۴ مارچ رومہ '

بارونی بے کے زیر قیادت عربوں کے ہاتھوں طالوی بہت دق ہو رہے ہیں' حملوں کو موقوف کرنے کے لیے ' دو اطالوی کالموں نے حملہ کیا ' اور گیرین سے جنوب کی طرف ایک مضبوط موقف (پوزیشن) پر دست بدست جنگ کی ' عرب ۲۲۰ مقتول چھوڑ کے چلے گئے ' اطالویوں کے ۲۴ زخمی ہوے ' اور ۱۳ کام آئے

آپ کو اس سے اتنا معلوم ہوگیا ہوگا ' کہ عربوں برابر حملے کر رہے ہیں ' رہی مقدار نقصانات کی صحت و عدم صحت تو اسکا تجربہ آپکو سنہ ۱۱ ع میں اچھی طرح ہوچکا ہے -

* * *

اعداء اسلام میں خانہ جنگی کے آثار

جاوا کوی میں عام طور پر' مسلمان اور کیتھولک ارتھوڈکس ہونے پر علانیہ مجبور کیے جارہے ہیں ' اس سلسلہ میں نہ معلوم کتنے امام مسجد علماء اور مشائخ شہید کیے گیے ' ان تمام مسلم کشی کی خبروں کے جواب میں تو تمام یورپ نے صرف اس کہنے پر اکتفاء کیا کہ جنگ میں ایسا ہی ہوتا ہے ' مگر حال میں پیلک نامی ایک پادری کے قتل نے ' تمام کیتھولک دنیا میں آگ لگادی ہے ' وائنا میں اس واقعہ کی تفصیل یہ بیان کی گئی ہے ' کہ اولاً پیلسک سے ارتھوڈکس ہونے کی فرمایش کی گئی' جب اس نے انکار کیا' تو اسکو دھمکایا گیا ' جب وہ تہدید سے بھی متاثر نہ ہوا ' تو اسکے کپڑے چاک کر ڈالے گئے اور اسکو اسقدر مارا گیا کہ اسکی پسلیاں اور ہاتھ پیر ٹوٹ گئے ' اور وہ زمین پر گر پڑا ' مگر اب بھی وہ ارتھوڈکس نہ ہوا ' آخر ایک شخص نے اسکے جگر میں سنگین بھونکدی اور وہ مرگیا -

ایک آسٹروی جہاز " اسکوڈرا " نامی گرفتار کرلیا گیا ہے' اور جبراً سروی فوج کی نقل و حرکت میں استعمال کیا جا رہا ہے' سقوطری پر گولہ باری میں آسٹریا کا ایک یتیم خانہ' خانقاہ' اور چند اور عمارتیں منہدم ہوگئی ہیں - ان وجوہ سے آسٹریا اور مانٹی نیگرو کے تعلقات نہایت تلخ ہورہے ہیں -

عام طور یقین کیا جاتا ہے' کہ پولا سے آسٹروی بیڑے کی روانگی کا تعلق انہی واقعات سے ہے' گو سرکاری طور روانگی کی وجہ حسب عادت نمایشی جنگ بیان کی گئی ہے -

حال میں آسٹریا نے مانٹی نیگرو سے حسب ذیل مطالبات کیے تھے -

(۱) قتل پادری کی تحقیقات آسٹروی قونصل کے سامنے کی جائے -

(۲) تبدیل مذہب کی کاروائی فوراً موقوف کردیجائے ' اور اس قسم کے جسقدر واقعات اسوقت تک ہوے ہیں' وہ سب کالعدم سمجھے جائیں -

(۳) " اسکوڈرا " فوراً چھوڑ دیا جاے -

(۴) اسقوطری کے غیر ملکی لوگوں کو شہر چھوڑنے کی اجازت دیجائے -

مانٹی نیگرو نے نمبر اول کے جواب میں پادری پر بغاوت کا الزام لگایا ہے' نمبر دوم کی واقفیت سے انکار کیا ہے' نمبر سوم کے بابت فوری تحقیقات کا وعدہ کیا ہے - اور نمبر چہارم کے منظور کرنے سے انکار کیا ہے مگر یہ اطمینان دلایا ہے ' کہ آیندہ آتشباری کا رخ صرف قلعوں کی طرف ہوگا -

مگر آسٹریا کے نزدیک یہ تمام جوابات ناکافی ہیں ' اسلیے اس نے الٹیمیٹم دیدیا ہے' کہ اگر غیر ملکی باشندوں کے ترک اسقوطری تک گولہ باری موقوف نہ رہی ' تو وہ فوجی طاقت سے کام لیگی - اس الٹیمیٹم کی وجہ سے مانٹی نیگرو پر غیر معمولی خوف و اضطراب چھایا ہوا ہے - اس نے اپنے حلیفوں کو اسکی اطلاع دی ہے' اور دول کے سامنے یہ اعتراض کیا ہے' کہ یہ کاروائی ناطرفداری کے خلاف ہے - مگر سوال یہ ہے' کہ اسوقت مانٹی نیگرو کہاں تھا جب "سطس

فا طرافدار" دول نے باب عالي کو ' متحدہ یاد داشت بھیجی تھي ' اور قسطنطنیہ اور ایشیاء کے تاراج کی دھمکي دي تھي -

اس داستان بھر میں سب سے زیادہ مزے کي بابت یہ ہے ' کہ آسٹریا کہتي ہے ' کہ وہ جو کچھہ کر رهي ہے ' محض انسانیت کے لیے کر رهي ہے ' کیا یہ صحیح ہے ؟ کیا آسٹریا اتني انسانیت پرست ہے ؟ اگر جواب اثبات میں ہے ' تو سوال یہ ہے ' کہ اسوقت آسٹریا کي انسانیت پرستي کہاں تھي جب کہ مقدونیہ ' البانیہ ' اور تھریس میں عورتوں کي چھاتیوں کے کاٹے جانے ' بچوں کو نمایشي جنگ کے پھلو کي طرح لٹکا کے نشانہ بنائے جانے ' اور نوجوانوں اور بوڑھوں کو بندوقوں کي باڑہ سے آزمائے جانے کي روداد یں شائع هو رهي تھیں ' مگر شاید نصاري کے نزدیک انسان صرف وہ ہے ' جو یسوع مسیح کي بادشاہت میں داخل ہے ' نہیں بلکہ خاموشي کي وجہ یہ تھي مقدونیہ وغیرہ میں جو کچھہ هو رها تھا ' وہ بادشاہ یسوع کے اس حکم کی تعمیل تھی ' کہ " میرے وہ دشمن جو یہ نہیں چاهتے ' کہ میں ان پر حکومت کروں ' ان کو یہاں لاو اور میرے سامنے ذبح کرو " -

صلح

سفراء دول نے بلغاریا کے وزیر اعظم کو شرائط صلح دیدیے هیں یہ شرائط حسب ذیل هیں -

(۱) خط اینس و میڈیا کے جنوب کے تمام قطعات باستثناء البانیا حلیفوں کو دیدیے جائینگے -

(۲) حد بندي اور مستقبل جزائر دول کے هاتھہ میں هوگا

(۳) ترکي کو کریت سے دست بردار هونا پڑیگا -

(۴) حلیفوں کو تاوان جنگ نہیں ملیگا ' مگر اسکے بدلے انکو اس کمیشن میں شرکت کا حق دیا جائیگا ' جو پیرس میں اس غرض سے بیٹھے گا ' کہ عثماني قرض کا منصفانہ (؟) فیصلہ کرے ' ترکي کو بھي اسمیں شرکت کا حق هوگا -

(۵) جوں هي یہ شرائط منظور هو جائینگے ' جنگ فوراً موقوف هو جائیگي -

بلغاریا اور سرویا نے یہ جواب دیا ہے کہ وہ مشورہ کے بعد جواب دینگے -

* * *

اشقودرہ ' سقوطري ' اور ادرنہ کي شاندار مدافعت نے دنیا کو معو حیرت بنا دیا ہے ' مگر اسکي یہ قدر کي گئي ہے ' کہ باوجود غیر مفتوح هونے کے بلقان کو دلوائے جارہے هیں ' اس ترتیب سے همیں وہ وقت یاد آتا ہے ' جب کہ یونان و ترکي میں جنگ هوئي تھي ' اور یونان کو ترکوں کے مفتوحہ مقامات بھي دلوا دے گئے تھے - مسٹر گلیڈسٹن نے کہا تھا " کہ هلال کے پاس سے صلیب کے پاس آسکتا ہے لیکن جو صلیب کے پاس آجائے وہ هلال کے پاس واپس نہیں جا سکتا -

واقعہ یہ ہے کہ یورپ همیشہ اسي مقولہ پر عمل کرتا رها ہے ' مگر فرق یہ ہے ' کہ یہ مقولہ مسٹر گلیڈسٹن کے دل و عمل کے ساتھہ زباں پر بھي تھا ' مگر اور لوگوں کے صرف دل اور عمل میں ہے " -

حدود البانیا

ریوٹر کو معلوم هوا ہے کہ ' البانیہ کے حدود کا پر خار مسئلہ باهم سفراء دول میں طے هوگیا ہے ' اور عنقریب اسي فیصلے کا نفاذ هوگا ' کیا طے هوا ہے ؟ یہ پوشیدہ ہے اور وقت مناسب تک پوشیدہ رهیگا -

ایک مجاهد صلیبي اور انگلستان

۲۰ مارچ کو دار العوام میں شاہ یونان کي موت پر موجودہ شاہ یونان ' یونانیوں ' ملکہ الیگزنڈرا ' شاهنشاہ جارج پنجم ' کے ساتھہ همدردي اور تعزیت کے ووٹ کي تحریک کرتے هوے ' مسٹر ایسکویتھہ وزیر اعظم انگلستان نے کہا کہ " اس بے مقصد جرم کي خبر (جس نے لاکھوں انسانوں کو غمگین بنادیا ہے) دنیا سکتہ میں پڑگئي ہے ' مسٹر موصوف نے کہا ' کہ یہ امر خاص طور پر غم انگیز ہے ' کہ یہ حملہ اسي وقت کیا گیا ' جب کہ وہ اپني امیدوں کو بارآور هوتے هوے دیکھنے والے تھے ' آخر میں مسٹر موصوف نے کہا ' کہ اس ماتم میں یونانیوں کے ساتھہ برطانیہ کي شرکت کے معقول وجوہ موجود هیں ' مسٹر بونرلا نے تائید کي ' رزولیوشن پاس هوگیا -

* * *

الشجا یبعث الشجا

مسٹر ایسکویتھہ کي مرثیہ خواني سے همیں بلقان کے وہ صدها خانماں برباد مسلمان خاندان یاد آگئے ' جنکي خاتونیں بے عصمت کي گئیں ' بچے نمایشي جنگ کے پھلوں کي طرح کاٹے گئے ' اور مرد بندوقوں اور سنگینوں کا نشانہ بنائے گئے ' اور " بار آوري امید " کے فقرے نے تو قیامت هي کي نمک پاشي کي - پس اسوقت هم بھي مسٹر ایسکویتھہ کي طرح پر فغاں هیں ' بلکہ ان سے زیادہ ' انکے صرف ایک داغ لگا ہے ' اور یہاں داغ مجسم هیں ' ممکن تھا کہ هم بھي هندوستان کے بعض اجیر نوحہ گروں کي طرح ماتم کي صفیں بچھاتے اور نوحہ کرتے ' اور اگر هم ماتم کرتے ' تو غالباً مسٹر موصوف سے زیادہ درد انگیز و جگر دوز طریقے سے کرتے ' مگر خداے عزیز و جلیل فرماتا ہے کہ :—

انما ینہاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم ومن یتولهم فاولئک هم الظالمون	اللہ تم کو ان هي لوگوں سے دوستي کرنے سے منع کرتا ہے ' جن لوگوں نے تم کو دین کے واسطے قتل کیا ہے ' اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے ' اور تمہارے نکالنے میں مدد دي ہے ' جو لوگ ان سے دوستي کرتے وہ هي (مسلمانوں کے حق میں) ظالم هیں -

اس بناء پر همارا عقیدہ ہے کہ صلیبي مجاهد کي عزاداري کرنا خدا قادر و قہار کی اور اسکے ملائکہ کي لعنت کا مستوجب هونا ہے ' پس هم نہیں چاهتے ' کہ دنیاوي بادشاہ کے لیے آسماني بادشاہ کي لعنت کے مستوجب هوں ' اور غالباً همارا دنیاوي بادشاہ بھي نہیں چاهتا ' کہ ایسی عزاداري میں شریک هوں جسمیں شریک هونا مذهباً همارے لیے حرام ہے -

کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ

حق کي فتح

یونیورسٹي ڈیپوٹیشن

الحمد للہ هنگامہ باطل پرستي میں مظلوم حق کي صدا بیکار نہیں گئي ' یونیورسٹي ڈیپوٹیشن لوٹ گیا ' فونڈیشن کمیٹي از سر نو کام کریگي ' یہ دوسرا دفعہ ہے ' کہ قلت کو کثرت پر حریت کو استبداد پر اور حق کو باطل پر فتح هوئي ہے ' ان في ذلک لایة لقوم یعقلون -

جلسہ لیگ

هماري تو شروع هي سے راے تھی ' کہ جب تک لیگ کے قوام میں استبداد پرست ارباب زر کا عنصر غالب ہے ' اسوقت اسکي اصلاح سے قوم مایوس رهنا چاهیے ' ابکي جلسہ سے معلوم هوا ' کہ قوم اس نکتہ کو ایک حد تک سمجھنے لگي ہے ' حاضرین کي تعداد غیر معمولي طور پر کم تھي ' پبلک نے تو گویا بائیکاٹ هي کردیا تھا -

" سیلف گورنمنٹ " کے ساتھہ " سوٹ ابل " کي قید پاس هوگئي اور کیوں نہ هوتي -

خود کوزہ خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

هم آئندہ نمبر میں ان شاء اللہ العزیز ' اپنے افکار وار اظہار کرینگے -

الہلال

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری

الحـــرب

—٭—

(۱)

—٭—

تمہید اور انسان کی ابتدائی حالت

قدیم ترین زمانے میں انسان کی غذا کی حالت یہ تھی' کہ درختوں کے برگ و بار اور خودرو نباتات کھاتا' اور چشموں اور دریاؤں کا پانی پیتا تھا' جب یہ چیزیں ختم ہو جاتیں' تو انکی نیابت کمزور اور سریع الحصول حیوانات کرتے' انسان انکو پکڑ لیتا اور کچا کھا جاتا' کچا اسلیے' کہ اسوقت فن طبخ عالم وجود میں نہیں آیا تھا' جب جانور بھی ختم جاتے تو اُس جگہہ کو چھوڑ کے کسی اور جگہہ چلا جاتا'

قیامگاہ کے لیے وہ ہمیشہ قرب آب کو ترجیح دیتا تھا' تاکہ پینے کے لیے پانی' اور کھانے کے لیے خودرو درخت اور پانی پینے کے لیے آنے والے جانوروں کے کافی ذخیرہ تک اسکا دست رس رہے' اس طرح عرصہ تک انسان خانہ بدوشانہ زندگی بسر کرتا رہا' اس عرصہ میں کبھی کبھی ایسا بھی ہوا' کہ اتفاق سے دو یا دو سے زیادہ خاندان ایک ہی وقت میں ایک ہی مقام پر پہنچے -

انسان خود کام پیدا کیا گیا ہے' اسلیے بمقتضاے فطرت ہر خاندان کی خواہش ہوئی' کہ وہی اس جگہہ فروکش ہو' انمیں سے ہر ایک نے چاہا' کہ دوسرا چلا جائے' مگر خود نہیں گیا - زبانی گفتگو ہوئی' مگر کچھہ طے نہ ہوا' بات بڑھی' اور قدرتی سادہ ترین ہتیار یعنی دانت' ہاتھہ' اور پیر کام کرنے لگے - (غالباً) دنیا کی سب سے پہلی جنگ اسی طرح وقوع پذیر ہوئی -

ایسا بارہا ہوا' کہ غذا کی ضرورت ہوئی' جستجو کی' مگر کامیابی نہیں ہوئی' یا ایسے وقت ضرورت ہوئی' جسوقت کہ جستجو نا ممکن تھی - ان تلخ تجارب نے انسان کو حفظ ما تقدم کے لیے غذا جمع کرنے کی تلقین کی' کچھہ صدیاں اسی حالت میں گذریں - اس عرصہ میں انسان نے تمدن میں ترقی کی' اور ضروریات اور گردو پیش کے حالات کی رہنمائی سے زراعت اور جانوروں کی پرورش شروع کی - خشک سالیوں اور امراض نے انسان کو بتایا' کہ احتیاط یہ ہے' کہ جسقدر زیادہ اسباب زندگی پر قبضہ ہوسکے کرلیا جائے - اس جذبہ نے فطرتی خود کامی کے ساتھہ آمیز ہو کے' یہ خیال پیدا کیا' کہ اگر ممکن ہو تو' ان اسباب زندگی پر بھی قبضہ کرلیا جائے' جو دوسروں کے زیر تصرف ہیں - اسکے لیے ضرورت قوت کی تھی' اسلیے ہر خاندان نے اپنے اور اپنے رشتہ دار خاندانوں کے ارکان سے جتھے تیار کیے' اور دوسروں کے زیر تصرف اسباب زندگی پر یورش کرنے لگے -

نسل میں افزایش ہوئی' اسکے علاوہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں حملہ یا مدافعت کو کامیاب بنانے کے لیے' متحدہ کوششیں کرنے لگیں - اسطرح چھوٹی چھوٹی حملہ آور ٹولیوں نے بڑی بڑی فوجوں کی شکل اختیار کرلی' اور معمولی حملہ کے بدلے اب بڑی بڑی جنگیں برپا ہونے لگیں - اسوقت ایک ایسے شخص کی ضرورت محسوس ہوئی' جو اُن ہزاروں مقاتلین کو لڑا سکے - ظاہر ہے کہ اس منصب کا مستحق وہی ہوسکتا ہے' جو اوروں سے زیادہ شجاع' زیادہ دانشمند' اور امور جنگ سے زیادہ باخبر ہو - ممکن تھا کہ نوجوانوں میں دانشمند تر اور شجاع تر ملجاتے' مگر اسکا کیونکر اطمینان ہوتا' کہ جوش شباب انہیں شجاعت کے حدود سے نکال کے' تہور کی حد تک نہ لیجائیگا - اسکے علاوہ دانشمندی تجربے کی نیاز مند ہے' اسلیے یہ خدمت ان سالخوردہ افراد کے سپرد کی گئی' جو شجاعت و دانشمندی کے ساتھہ تجربہ کاری کی صفت بھی رکھتے تھے -

ایک شخص کی چشم و ابرو کی گردش پر ہزاروں انسانوں کا جنبش کرنا' انسانی حیات کا سب سے بڑا منظر ہے - شیوخ قبائل نے خدمت سالاری حاجت روائی کے لیے لی تھی' مگر اب شان و عظمت افسری سے جو ذوق آشنا ہوے' تو انکو سالاری میں لطف آنے لگا - مقاتلین نے جنگ ضرورتاً کی تھی' مگر جب فتح و ظفر نے انکو سربلندی سے روشناس کیا' تو شیوخ کی طرح انکو بھی جنگ میں لطف آنے لگا' نتیجہ یہ ہوا' کہ اب جنگ اسباب زندگی کے بدلے جلال سالاری اور لطف سربلندی یا بالفاظ دیگر کشورستانی اور حکمرانی کیلیے ہونے لگی -

سرچشمۂ جنگ

نیپولین کہتا ہے " جنگ ایک وحشیانہ حرکت ہے " بالفاظ دیگر جنگ کا سرچشمہ وحشت ہے - ممکن ہے کہ سرچشمۂ جنگ کی بابت نیپولین کی راے صحیح ہو' مگر جہاں تک ہماری راے کی پرواز ہے' یہ خیال صحیح نہیں - دنیا ہزاروں برس آگے نکل آئی ہے' یورپ میں آفتاب علم نصف النہار پر ہے' خروش تمدن و تہذیب سے کارزار ہستی پر آہنگ ہے' یادگار ہاے وحشت کے محو کرنے کے لیے عرقریز کوششیں ہو رہی ہیں' وحشت اور وحشیت سے ہر شخص (غلط یا صحیح طور پر) تبری کر رہا ہے' مگر با این ہمہ' بقول ایک تشبیہ طراز کے " یورپ آخری اشارہ جنگ کی منتظر مسلح اقوام کا کیمپ ہے - "

پس اگر جنگ کا سرچشمہ وحشت ہوتی' تو آج کم ازکم یورپ سے جنگ کا تمام ساز و سامان محو ہو جاتا' حالانکہ اس متاع کی سب سے بڑی منڈی وہی ہے !

اب سوال یہ ہے' کہ اگر جنگ کا سرچشمہ وحشت نہیں' تو پھر کیا ہے ؟ موجودہ علم الاخلاق کا یہ ایک بنیادی مسئلہ ہے' کہ خود کامی اور خود دوستی (Self love) نوع انسانی میں دو عالمگیر جذبے ہیں دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملیگا' جو خود دوستی سے خالی ہو' یہی خود دوستی اور خود کامی قدرتی طور پر باہمی منافست و تصادم کا باعث ہوتی ہیں - اور ہر قوم' ہر جماعت' ہر خاندان' بلکہ ہر فرد یہ چاہتا ہے' کہ دنیا کی بہترین چیزیں صرف اسی کے قبضہ میں رہیں' اور اگر نہیں ہیں' تو آجائیں -

افسری و سیادت گو پر خطر ہیں' مگر دلکش ہیں' گو موجودہ حالت میں اہل ہند اسکا اندازہ نہیں کرسکتے -

انسان کی خود دوستی و خود کامی اسکو ترغیب دیتی ہے' کہ جسطرح ممکن ہو' لطف سیادت سے بہرہ یاب ہو - پس درحقیقت

جنگ کا سرچشمہ وحشت نہیں بلکہ "خود کامی" ہے' جسکے پیش نظر کبھی "اسباب زندگی" اور کبھی "افسری و سیادت" ہوتی ہے -

تمدن و جنگ

تمدن مانع جنگ ہے یا محرک جنگ ؟ یہ ایک سوال ہے' جس پر بارہا خامہ فرسائیاں ہو چکی ہیں' قناعت بخش جواب کے لئے' پہلے دو امور پر غور کر لینا ضروری ہے :

(۱) اسباب جنگ کیا ہیں ؟

(۲) تمدن کا ان پر کیا اثر پڑتا ہے ؟

ہم نے ابھی بیان کیا ہے' کہ جنگ کا سرچشمہ " اسباب زندگی " یا " سیادت " کے لئے انسان کی خود کامانہ کوشش ہے - تمدن نے زندگی کو نہایت پُر تکلف اور گران کر دیا ہے ' اور یہ ظاہر ہے ' کہ زندگی جسقدر پُر تکلف ہوتی جائیگی' اتنی ہی زیادہ اسباب زندگی کی ضرورت ہوگی اور جسقدر زیادہ ضرورت ہوگی ' اسی قدر اسکے لئے انسان زیادہ سرگرمی سے کوشش کریگا -

سیادت کا آغاز فرق مراتب سے ہے ' اور فرق مراتب کا آغاز تمدن سے - جب تک کوئی قوم متمدن نہیں ہوتی ' اسوقت تک تمام افراد یکساں حیثیت سے رہتے ہیں' لیکن جسقدر انمیں تمدن آتا جاتا ہے ' اسی قدر فرق مراتب پیدا ہوتا جاتا ہے ' اور جسقدر فرق مراتب واضح ہوتا جاتا ہے' اسیقدر جاہ پسند افراد میں سیادت طلبی کا شوق پیدا ہوتا جاتا ہے -

تم اگر ایک محض وحشی قبیلے میں جاؤ ' تو نشست و برخاست ' گفتار و کردار' وضع و قطع ' غرض کسیطرح سے بغیر دریافت کے یہ نہ معلوم کر سکوگے ' کہ ان میں شیخ القبیلہ کون ہے ؟ لیکن اب اگر کسی گاؤں میں جاؤ ' تو وہاں تمہیں عام آبادی میں کچھہ فرق نظر آئیگا - گاؤں سے کسی قصبے میں جاؤ وہاں فرق کسیقدر زیادہ نمایاں معلوم ہوگا' اور پھر شہر میں اس سے زیادہ' اور اگر کسی دربار شاہی میں جاؤ گے' تو فرق مراتب کا ایک محیر العقول طلسم زار دیکھوگے !

غور کرو کہ صحرا ' گاؤں ' قصبہ ' شہر اور دربار میں بعض امور مشترک ہیں اور بعض مفترق ہیں - امر مشترک یہ ہے ' کہ ہر جگہ بالا دست و زیردست ہیں' اور امر مفترق یہ ہے' کہ بعض جگہ بالکل تمدن نہیں' بعض جگہ تمدن ہے' مگر ناقص' بعض جگہ کامل تر ' اور بعض جگہ (اس زمانہ کے اعتبار سے) کامل ترین ' جہاں تمدن نہیں ہے ' وہاں دونوں طبقوں کا فرق غیر ظاہر' جہاں تمدن کم ہے' وہاں ظاہر ہے مگر کم' جہاں پورا تمدن ہے' وہاں پوری طرح یہ فرق ظاہر ہے - پس اس سے صاف ظاہر ہوگیا' کہ تمدن سیادت طلبی کے لیے محرک ' اور باعث ہے - اس علم کے بعد' کہ تمدن اسباب جنگ کو کم کرنے کے بدلے بڑھانے والا ہے' بآسانی فیصلہ کیا جا سکتا ہے ' کہ تمدن مانع جنگ ہے یا محرک جنگ ؟

ایک بدیہی شہادت

یورپ کے تمدنی تقدمات اسقدر روشن ہیں' کہ اُن کے بیان کی ضرورت نہیں' لیکن با ایں ہمہ جنگ کی بابت اسکی کیا حالت ہے ؟ اسکا جواب ایک مشہور نقاد مورخ کی زبانی یہ ہے :

وہ (Self-love) متمدن اقوام میں غیر متمدن اقوام سے قوی تر ہے' کیونکہ علم انسان کے دائرۂ عقل کو وسیع' اور مطالب کو کثیر کردیتا ہے' جسکی وجہ سے اسکے ضروریات بھی بڑھ جاتے ہیں ' اور اسکو کشاکش کے لیے مجبور کرتی ہیں - وہ قومیں جو اپنی فطری حالت میں باقی ہیں' باوجودیکہ تاخت و تاراج اور یورش و جنگ میں قوی ہوتی ہیں ' لیکن پھر بھی اُن میں ایسے اخلاق پائے جاتے ہیں' جو طمع کی شدت کو کم کردیتے ہیں - میری مراد اس سے وہ عادت ہے' جسکو (Chivalry) (۱) کہتے ہیں ' یہ عادت خونریزی اور جنگ کے موقوف کرنے میں بھی' بارہا اسیطرح کامیاب ہوئی ہے ' جسطرح کہ بارہا جنگ کا سبب ہوئی ہے -

متمدن اقوام کی جنگ تمامتر شخصی مطامع پر مبنی ہوتی ہے' انمیں " شیو الیری " کا مطلقاً وجود نہیں ہوتا' چنانچہ اسی بناء پر لوگ کہتے ہیں کہ "سیاست کے دل نہیں " -

" متمدن قوموں میں ہر قوم اپنے ہمسایوں کی طرف حسد کی نگاہ سے دیکھتی رہتی ہے' اگر اسکی قدرت میں یہ ہوتا' کہ وہ سب کو اپنے زیر نگیں کرلے' تو ہرگز دریغ نہ کرتی' مگر چونکہ یہ اسکے بس میں نہیں ہے' اسلیے وہ بلی کی طرح تاک میں ہوئی' ہر ایسی فرصت کے انتظار میں بیٹھی رہتی ہے' جسمیں وہ اچک کے کسی شہر پر قبضہ کرلے اور اپنے حدود سلطنت کو وسیع کرسکے - یہ صحیح ہے' کہ وہ کسی عذر کے بغیر تلوار نہیں نکالتی ' مگر اکثر عذر فرضی اور غلط ہوتے ہیں " -

" جب کوئی سلطنت دوسری سلطنت کا کوئی ملک لینا چاہتی ہے ' تو پہلے وہ یہ دیکھتی ہے ' کہ وہ اس پر غالب آسکتی ہے یا نہیں ' اگر غالب آسکتی ہے ' تو پھر کوئی نہ کوئی عذر تلاش کر لیتی ہے ' اور اس عذر کی بنا پر اعلان جنگ کر دیتی ہے' لیکن اگر غالب نہیں آسکتی' تو اس سے قوی تر عذروں کے موجود ہوتے ہوے بھی جنگ کا نام نہیں لیتی " -

جنگ کے لیے سبب آفرینی

فاضل نقاد نے جنگ کے لیے متمدن اقوام کی سبب آفرینی کی بابت جو کچھہ لکھا ہے ' گو وہ حرف بحرف صحیح ہے ' مگر تاہم چند مثالوں کا طالب ہے -

* * *

ہندوستان دنیا کی تمام حوصلہ مند قوموں کا منظور نظر رہا ہے - عہد قبل تاریخ سے لیکے اسوقت تک ہر عالی حوصلہ قوم نے اسکے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے - اسلیے کوئی وجہ نہ تھی' کہ فرانس کو اسکا خیال نہ ہوتا' اس کے علاوہ وہ ایک مدت تک بعض قلعات پر حکومت بھی کرچکا تھا - مصر ہندوستان کی کنجی ہے' اور بجائے خود بھی سرسبز اور زرخیز ملک ہے ' ان گونہ گوں ترغیبات کی وجہ سے فرانس کے اولوالعزم جنرل نپولین کے دل میں فتح مصر کا خیال پیدا ہوا - اس نے فرانسیسی حکومت کے ممبروں کی ایک مجلس مدعو کی' جسمیں فتح مصر کا ارادہ ظاہر کیا ' وجوہ بیان کرتے ہوے کہا کہ " وہ (مصر) دنیا کی سرسبز ترین زمینوں میں سے ہے ' اور ہندوستان کا راستہ ہے " دیگر ممبران حکومت نے اس تجویز سے اتفاق کرنے میں تردد کیا ' تو نپولین نے کہا' کہ اگر اسکی تجویز سے اتفاق نہ کیا گیا' تو وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیگا ' مجبوراً تجویز منظور کی گئی ' نپولین بیڑا لیکے اسکندریہ کے ساحل پر آیا ' لیکن داخل ہوا' تو باشندوں میں ایک فرمان اس مضمون کا شائع کیا کہ " ہم اسلیے یہاں آئے ہیں' کہ تمہارے ظالم حکمرانوں کے پنجے سے تم کو نکالیں اور فرانسیسیوں کے ساتھہ جو بد سلوکیاں انہوں نے کی ہیں ' انکا انتقام لیں " -

(۱) (Chivalry) دراصل ایک فرانسیسی نژاد کلمہ (Chevalier) ہے' جس نے انگریزی قالب میں آکے یہ صورت اختیار کر لی ہے -

موخر الذکر ایک فرانسیسی اسم صفت (Chevalier) کا حاصل صفت ہے' اس اسم صفت کے معنی اولین اسپ سوار اور معنی ثانی نائٹ کے ہیں - نائٹ ہڈ کے عناصر دوام تین صفات سمجھے جاتے تھے (۱) نیک نہادی (۲) بسالت (۳) اسلحہ باری میں چابکدستی -

شیوالیری کے معنی ثانی ان صفات ثلاثہ کا مجموعہ ہیں - عربی میں اسکا ترجمہ اریحیت و نجدت دو لفظوں میں ہوا ہے - ۱۲ منہ

جزائر الغرب ایک زرخیز ملک ہے - فرانس کی دیرینہ آرزو تھی ، کہ وہ اسکی نوآبادیوں میں آجائے ، مگر اسکے لیے فرصت کا منتظر تھا ، نپولین نے جب مصر فتح کرنا چاہا ، تو اسکے لیے الجزائر کے ایک یہودی مہاجن سے کچھہ روپیہ قرض لیا ، قرض کی ادائگی میں عمداً دیر کی گئی - ایک دن فرانسیسی قونصل امیر الجزائر کے پاس بیٹھا تھا ، قرض کا ذکر آیا ، تو فرانسیسی قونصل نے کوئی سخت نا ملائم لفظ استعمال کیا ، جس پر امیر کو غصہ آگیا ، امیر کے ہاتھہ میں ایک پنکھا تھا ، اس نے وہی پنکھا قونصل

امیر الجزائر فرانسیسی قونصل کو پنکھے سے مار رہا ہے

کے منہہ پر مارا - قونصل نے اسکی اطلاع اپنی حکومت کو کی ، جزائر پر جنگ کیلیے یہ علت کافی سے زیادہ تھی ، فوجکشی کی گئی اور فتح کرلیا گیا -

* * *

سنہ ۱۸۹۲ سے قبل تک تو تمام مورخین جنگ فرانس و پروشیا کا ذمہ دار فرانس کو قرار دیتے تھے ، مگر اسکا اصلی ذمہ دار کوئی اور تھا ، اور جو تھا بعد کو خود اس نے اقرار کرلیا -

اسی اجمال کی تفصیل یہ ہے ، کہ فرانس اور جرمنی میں جب اسپین کی بابت اختلاف پیدا ہوا ، تو فرانس نے موسیو (بنیدیتی) کو شاہ پروشیا سے ملنے کیلیے بھیجا ، موسیو مذکور شاہ پروشیا سے ۹ جولائی سنہ ۱۸۷۰ ع کو (ایمس) میں ملا -

سفیر فرانس شاہ پروشیا سے گفتگو کر رہا ہے

اور اختلاف انگیز نقطہ کے متعلق گفتگو کی ، شاہ نے موسیو کو جواب نامنظوری کی صورت میں دیا ، مگر ایسے الفاظ میں جنمیں توہین کا شایبہ بھی نہ تھا - (بسمارک) کو معلوم تھا ، کہ شاہ کا جواب نامنظوری ہوگا ، لیکن وہ چاہتا تھا ، کہ جواب کا لہجہ سخت ہو ، تاکہ فرانس کو غصہ آئے ، اور جنگ کا آغاز اسی کی طرف سے ہو - جب بسمارک کو شاہ کے لطف آمیز جواب کا علم ہوا ، تو اس نے سخت پیچ و تاب کھایا ، اور سونچنے لگا ، کہ اسکے متعلق کیا کرنا چاہیے ؟ (بسمارک) اپنے (مفکرات خصوصیہ) میں جو اسکے مرنے کے بعد شائع ہوئی ہیں ، لکھتا ہے " میں نے ارادہ کیا ، کہ اپنے عہدہ سے استعفاء دیدوں ، میں نے ایک پارٹی دی جس میں مارشل (مولٹک) اور (رون) کو مدعو کیا - ہم لوگ کھانے کی میز پر تھے ، کہ تار والا آیا ، اور مجھے ایک تار دیا - اس تار پر شاہ کے مشیر خاص کے دستخط تھے - اور (ایمس) سے آیا تھا ، جب اسکا مضمون پڑھا گیا ، تو میں نے دیکھا ، کہ سفیر فرانس کے مقابلہ میں شاہ کی کمزوری سے ، میرے دونوں ہم صحبتوں کے چہروں پر غم کے آثار نمایاں ہونے لگے ، اور کھانے سے ہاتھہ کھینچ لیا ، میں نے تار کئی مرتبہ پڑھا ، شاہ نے مجھے اس تار کے اشاعت کی اجازت دیدی تھی ، میں نے فوراً قلم اٹھایا ، اور ایک فقرہ کاٹ کے اسکی جگہہ دوسرا فقرہ بنادیا ، جس سے تار کا اثر بالکل بدلگیا ، اسکے بعد میں مارشل (مولٹک) کی طرف متوجہ ہوا اور فوج پر اعتماد ، جنگ کے نتیجے ، اپنی مہمات اور تیاری کی تکمیل تک انتظار و امہال ، کے متعلق چند سوالات کیے ، مارشل مذکور نے سب کے جواب میں یہ کہا کہ " اگر جنگ ناگزیر ہے ، تو پھر عجلت بہتر ہے ، کیونکہ التواء ہمارے لیے خطرات انگیز ہوگا " اسکے بعد میں نے انکو ترمیم شدہ تار سنایا ، تار کے سنتے ہی انکی شکنہاے پیشانی صاف ہونے لگیں ، میں نے ان سے کہا کہ یہ تار نصف شب سے قبل فرانس پہنچ جائیگا - اسکا اثر علم سرخ کے برابر ہوگا - ہماری کامیابی اس امر کے ساتھہ وابستہ ہے ، کہ ہمارے مقابلے میں اعلان جنگ کیا جاے...... ...... تاکہ ہم یورپ میں علی الاعلان کہسکیں ، کہ ہم حملہ آور نہیں ، بلکہ مدافع ہیں "

* * *

اہل ٹرانسوال کے پیغام صلح کے جواب میں لارڈ (سالیسبری) نے تو یہی کہا تھا کہ " اہل ٹرانسوال نے آغاز جنگ کیا " مگر راست گو مورخین اعلان کرتے ہیں کہ " ٹرنسوال کے متعلق انگلستان کی نیت عرصہ سے خراب تھی ، وہ عمداً اہل ٹرانسوال سے ہمیشہ جھگڑتا رہتا تھا ، تاکہ وہ مجبور ہو کے اعلان جنگ کریں ، چنانچہ ایسا ہی ہوا ، جب اہل ٹرانسوال کی پریشانی نا قابل برداشت حد تک پہنچگئی ، تو انہوں نے مجبوراً اعلان جنگ کیا

خسائر جنگ

خسائر جنگ کا اندازہ نہایت دشوار ہے - جنگ میں صرف جان و مال ہی ضائع نہیں ہوتے ہیں ، بلکہ کارزار کی اجتماعی و اخلاقی حالت پر بھی اثر پڑتا ہے - چنانچہ نپولین کہتا ہے کہ " جنگ میں اخلاقی قوی اسقدر گرجاتے ہیں ، کہ اسمیں اور جسمانی قوی میں ۳ اور ۴ کی نسبت رہجاتی ہے " تاریخ کے قدیم ترین زمانہ سے لیکے اسوقت تک تخمیناً ۱۶۰۰ عظیم الشان جنگیں ہوئی ہیں - جنمیں سے صرف قرون وسطی کی جنگوں میں تخمیناً ۱۶ ارب ۸۶ کرور جانیں کام آئیں - بالفاظ دیگر چند صدیوں میں موجودہ آبادی سے کئی گونہ زیادہ آدمی ضائع ہوگئے -

جسطرح کہ جنگ میں کام آنے والی جانوں کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا ، اسیطرح ان مصارف کا بھی صحیح تخمینہ نہیں کیا جا سکتا ، جو سلطنتوں کو دوران جنگ میں برداشت کرنا پڑتے ہیں ، مگر تاہم قرون اخری کی چند مشہور جنگوں کے خسائر کے متعلق ایک سرسری اندازہ کیا گیا ہے ، جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے -

انگلستان

جنگ کریمیا — ۶ کرور ۹۰ لاکھ پونڈ اور ۲۷ هزار نفوس -

جنگ جرمن و انگلستان ۱۸ کرور ۲۰ لاکھ پونڈ تعداد نفوس غیر معلوم

جنگ انگلستان و فرانس — ۸۳ کرور ۱۰ لاکھ پونڈ - تعداد نفوس غیر معلوم -

فرانس

جنگ کریمیا — ۹ کرور ۳۰ لاکھ پونڈ اور ۳ لاکھ ۲۴ هزار نفوس -

جنگ فرانس و پروشیا — ۳۱ کرور ۶۰ لاکھ پونڈ اور ۱۳۸۸۷۰ نفوس -

روس

جنگ کریمیا — ۱۴ کرور ۲۰ لاکھ پونڈ اور ۹۵ هزار نفوس -

ان چند نامکمل تخمینوں سے اندازہ هو سکتا ھے' کہ معمولي جنگوں کے علاوہ صرف ۱۹۰۰ مشہور جنگوں میں کتنی جانیں اور کسقدر مال ضائع هوا هوگا ؟

مشاهیر یورپ کے اقوال

ان عظیم الشان نقصانات کی بناء پر' مشکل سے کوئي ایسا فلسفي ملیگا ' جس نے جنگ کي نکوهش نہ کي هو' مگر ایک فلسفي سے جنگ کي نکوهش عجب نہیں' تعجب تو یہ ھے' کہ خود بعض ان لوگوں نے جنگ کو برا کہا ھے ' جنکا شمار دنیا کے مشہور سپہ سالاروں میں ھے ' چنانچہ (نپولین) کہتا ھے کہ " جنگ ایک وحشیانہ اور بربري حرکت ھے ' خواہ وہ کتنی هي شکلیں بدلے ' مگر بہر حال وہ عہد وحشت کي ناگوار یادگار ھے " (ولنگٹن) کہتا ھے :

" اگر تم ایک دن بھي جنگ کو دیکھ لو' تو خدا سے دعا مانگو' کہ پھر وہ تمہیں روز جنگ نہ دکھائے " اسي کا یہ مقولہ ھے : کہ " جنگ میں شکست سے بدتر فتح ھے " -

ممنوعات جنگ

کہا جاتا ھے' کہ تمدن جدید کا یہ ایک وصف امتیازي ھے ' کہ اس میں جنگ بھي پابند قانون ھے ' گو واقعہ یہ ھے' کہ وہ اس باب میں بھي آفتاب اسلام سے ضیاء اندوز هوا ھے ' جیسا کہ هم آیندہ نمبر میں بشرط فرصت دکھائینگے -

ارباب تمدن کا بیان ھے ' کہ ان قوانین کا مقصد شدائد جنگ کو کم کرنا ھے ' مگر افسوس کہ واقعات اسکی تصدیق نہیں کرتے - هم دیکھتے هیں هر روز مہلک سے مہلک تر اسلحہ ایجاد هوتے هیں' پس اگر قوانین' جنگ کي غرض اصلي شدائد کي تخفیف هوتي' تو ان اسلحہ کي ایجاد یا کم از کم استعمال ممنوع هوتا -

اصل یہ ھے' کہ تمدن و قانون باهمدگر لازم و ملزوم هیں ' جن قوموں میں تمدن بالکل نہیں - انمیں کوئي قانون نہیں ' اور جن قوموں میں جسقدر تمدن ھے ' اسي قدر قانون بھي ھے - چونکہ قرون اخیرہ میں تمدن نے غیر معمولي ترقي کي ھے ' اسکا لازمي نتیجہ یہ هوا ' کہ قانون نے بھي اسي قدر ترقي کي ' اور صلح سے گزر کے جنگ تک پہنچگیا ' اور رفتہ رفتہ تمام زندہ قوموں کي زبانوں میں اس موضوع پر بھي ایک معقول ذخیرہ ادب تیار هو گیا -

ان تمام قوانین کي تفصیل نہایت طویل ھے' اسوقت هم ممنوعات جنگ میں سے چند دفعات نقل کردیتے هیں -

(۱) هتیار رکھدینے کے بعد دشمن کو زخمي کرنا -

(۲) زخمیوں پر حملہ کرنا -

(۳) دشمن کي طرف سے جب امان طلب کیجائے تو اسکي منظوري سے انکار کرنا -

(۴) گرفتاري کي حالت میں دشمن کي توهین و تعذیب کرنا -

(۵) دشمن پر اچانک حملہ کرنا -

(۶) ایسے گولوں کا استعمال' جس سے دشمن کے زخمیوں کو بے فائدہ تکلیف هو -

(۷) زهر میں بجھے هوے تیروں' پسے هوے شیشے' یا دم دم کي گولیوں کا استعمال کرنا -

(۸) آتشگیر گولوں کا استعمال' جب کہ فریقین جنگ عیسائي هوں -

(۹) ایسے گولوں کا استعمال' جن کا وزن ۴ سو کیلوگرام سے زیادہ هو' یا جنمیں آتشگیر مادے بھرے هوں (یہ دفعہ سنہ ۱۸۶۸ ع میں سینٹ پیٹر سبرگ کي کانفرنس میں طے هوئي تھي)

(۱۰) زهر کا استعمال' خواہ کنووں' چشموں' نہروں وغیرہ میں ڈالا جائے' یا کھانے میں ڈالا جائے' یا اسلحہ اسمیں بجھائے جائیں -

(۱۱) بغیر اعلان جنگ کے دفعۃ حملہ کردینا -

(۱۲) جھوٹ بولنا - (مگر فتح و نصرت کي جھوٹي خبریں شائع کرنا بالکل جائز ھے) -

(۱۳) عہد شکني کرنا - (جیسا کہ اسوقت ریاستہاے بلقان کر رهي هیں)

(۱۴) سامان کي گاڑیوں پر سرخ جھنڈا (جو مریضوں کي گاڑیوں کي علامت ھے) نصب کرنا -

(۱۵) بل ڈاگ سے کام لینا کیونکہ وہ درندہ ھے -

(۱۶) تجارتي بندرگاهوں پر گولہ باري کرنا -

(۱۷) عورتوں' بچوں' اور بوڑھوں پر تلوار اٹھانا -

ان واقعات میں جو امور ضروري اور سودمند هیں - وہ وهي هیں جنکو اسلام تیرہ سو برس پہلے کہہ چکا ھے -

قوانین جنگ کي رد و شدي

تاریخ بتاتي ھے' کہ جب کبھی دو غیر مساوي قوموں میں جنگ هوئي ھے' تو تمام قوانین دفعۃ ٹوٹگئے هیں' اور قوي قوم نے اپنے حریف کو زک دینے کے لیے ' جو وسائل مناسب معلوم هوے هیں' اختیار کیے هیں - مثلا بوئروں اور انگریزوں میں جنگ هوئي - پھٹنے والے گولوں کا استعمال قانون جنگ کي رو سے ممنوع تھا' مگر انگریزوں نے استعمال کیا دم دم کي گولیاں سخت مہلک اور ممنوع الاستعمال هیں' مگر سنہ ۵۷ کے غدر میں' انگریزوں نے استعمال کیں - هتیار رکھدینے کے بعد حریف کي فوج پر هتھیار اٹھانا جائز نہیں ' مگر تسلیم پلونا کے بعد آدھہ گھنٹہ تک روسي توپخانے پلونا پر گولے برساتے رهے - تجارتي بندرگاهوں پر گولہ باري ممنوع ھے' مگر اطالیا نے سنہ ۱۱ میں ساحل بیروت پر گولہ باري کي - غیر مسلم جوانوں ' بوڑھوں ' عورتوں ' اور بچوں ' کو قتل کرنا جائز نہیں ' مگر نخلستان طرابلس اور میدانہاے مقدونیہ و تھریس میں بلا تمیز هر مسلم کہ و مہ قتل کیا گیا - مختصراً یہ کہ بقول حکیم (سولن) قانون تار عنکبوت ھے جو اپنے سے کمزور کو دبا لیتا ھے' مگر اپنے سے قوي سے ٹوٹجاتا ھے پس واقعہ یہ ھے کہ لا حکم الا القوہ -

هم کسي آیندہ اشاعت میں اس عنوان پر اسلامي نقطۂ نظر سے بحث کرینگے -

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبي

— * —

کپتان رابرٹ اسکاٹ

(۲)

— * —

کي مہم

امنسن کی مہم کے بعد برطانوي انطلاطیقي مہم (جسکے واقعات هم اس مضمون میں بیان کرنا چاهتے هیں) روانہ هوئي - اسکي روانگی کي اطلاع سب سے پہلے ٹائمس نے ان الفاظ میں دي تهي :

" ایک برطانوي انطلاطیقي مہم زیر ترتیب ہے ' جو سنہ ۱۹۱۰ ع تک انگلستان چهوڑدیگي "

کپتان (اسکاٹ) نے سر ارنیسٹ شیکلٹن مکتشف قطب شمالي سے اس مہم کي بابت گفتگو کي - شیکلٹن اسوقت اپني مہم کے بعض اهم علمي نتائج کي تکمیل میں مصروف تها ' اسلیے اس سے زیادہ نہ کرسکا ' کہ اپني دلي همدردي کا اظهار کرے اور تیاري میں اپني سنہ ۹ - ۱۹۰۷ کي مہم کے تجارب سے فائدہ اٹهانے کا موقع دے - اسکاٹ نے اسکي سرکردگی اپنے ذمہ لي ' اور صیغۂ بحریہ میں اپنے عہدہ سے مستعفي هو گیا -

ٹیرا نوا

ٹیرانوا (Terra Nova) ایک اسکاچ وهیلگیر دخاني جہاز ہے - یہ جہاز سنہ ۱۸۸۴ میں بمقام ڈنڈي (Dundee) بنایا گیا تها - اور مسرس برونگ برادرس (Messrs Browing Bros) عرصہ تک اسکو ابہاے شمالي میں وهیلگیري میں استعمال کرتے رہے -

ٹیرانوا امارت بحریہ (Admiralty) کي اجازت سے دو ایک بار بحر انطریطق میں بهي اکتشاف کي غرض سے جا چکا تها -

غرض کچهہ تو اسلئے ' کہ برطانوي ساخت اور برطانوي ملکیت میں تها ' اور کچهہ اسلیے کہ چند بار مستعمل هونے کي وجہ سے قابل اعتماد تها ' ٹیرانوا جہاز هي خریدا گیا -

چند ممتاز رفقاء

یوں تو اسکاٹ کے ساتهہ بہت لوگ تهے ' مگر انمیں قابل ذکر حسب ذیل اشخاص هیں -

(۱) لفٹنٹ بي - آر - جي - اینوس آر - این - قائد ثانی (Lieut - B. R. G. Envas. R. N. Second - in - command)

(۲) ڈاکٹر ولسن - (Dr. Wilson) رئیس صیغہ علمیہ و عالم علم الحیوان و مصور -

(۳) کیپٹن اوٹیس (Captain Oates.) داروغہ یابو خانہ (کیونکہ اسکا تجربہ انکو هندوستان اور تبت میں هو چکا تها -)

(۴) مسٹر میکنٹاش بل (Mr. Mackintash Bell) عالم الحیوان

نقشہ مہم

اسکاٹ کے پیش نظر اس مہم کا جو نقشہ تها ' اسکا ذکر روانگی سے کسیقدر قبل خود اسکاٹ نے شاهي مجلس علمیہ کے ایک جلسہ میں کیا تها - اس نے کہا تها کہ " اسوقت میرے سامنے تین راستے هیں

(۱) مشہور راستہ جو بیرڈ مور گلیشیر (Beardmore Glacier) تک جاتا ہے -

(۲) اس امید پر کہ کوئي نیا برف کا تودہ ملیگا ' مشرق کي طرف ' آگے بڑهوں -

(۳) سیدها فیرر گلیشیر (Ferrar Glacier) کی طرف بڑهتا هوا چلا جاوں ' اور وهاں سے حدب هوتا هوا قطب تک پہنچ جاوں - "

گو اسوقت اسکے سامنے تین راستے تهے ' مگر بوجوہ چند اس نے مشہور راستے کو ترجیح دي اور شیکلٹن کے تجارب سے فائدہ اٹهایا -

مہم کي فرد عمل میں بعض دفعات یہ تهے :

دسمبر تک میکمر ڈو سونڈ (McMurdo Sound) اترا جاے ' اور تمام موسم گرما گوداموں کي ساخت اور غذا کي تیاري میں صرف کیا جائے اسکاٹ کو امید تهي ' کہ اخر اپریل تک جماعت کے لیے عمدہ گودام اور سامان غذا تیار هو جائیگا -

اسکے بعد جاڑے کے اثناء میں قطب تک پہنچنے کي اخري عظیم الشان کوشش کے لیے تیاري کیجائیگي -

سفر کے تین حصے هوں -

(۱) جسمیں حوالي سد اعظم کا حدب قطع کیا جاے -

(۲) پہاڑي گزرگاهوں کو عبور کیا جاے -

(۳) بلند اور اندروني میدانوں کو طے کیا جاے -

ایک دفعہ یہ بهي تهي کہ اکتوبر اور نومبر سد کے قطع کرنے اور برف کے تودوں پر چڑهنے میں صرف کیے جائیں -

اسکاٹ کو امید تهی ' کہ اوائل دسمبر میں وہ بالائي حدب تک اور ۲۲ - دسمبر کو (جسوقت کہ آفتاب اپنے انتہائی عروج پر هوگا) قطب تک پہنچ جائیگا -

روانگي

جب تیاري ختم هوچکي ' تو شاهي مجلس جغرافیہ نے ایک وداعي جلسہ کیا - صدر جلسہ نے اس جماعت کو خدا حافظ کہتے هوے کہا -

" یہ وہ بہادر هیں ' جو انگریزي صفات ' تحمل ' اور استقامت کي درخشاں مثال بنکر همیشہ چمکینگے "

غرض مہم کیپٹن اسکاٹ کي سرکردگي میں ۲۹ - نومبر کو نیوزیلینڈ سے روانہ هوئي -

آغاز مشاکل

ٹیرانوا نیوزیلینڈ سے ۱۹ نومبر سنہ ۱۰ ع کو روانہ هوا - ۶ دسمبر کو جب وہ عرض البلد کے ۶۵ درجے تک پہنچا تو اسکو منجمد برف (Pack ice) ملي - جہاز آگے بڑها اور ۳۰ دسمبر کو کیپ کروزر (CapeCrozier) سے کسیقدر فاصلہ پر بحر روس (Ross Sea) میں پہنچا - سمندر کي حالت اس قابل نہ تهي ' کہ مہم اتر سکتي - جہاز کا رخ میکمرڈو سونڈ کي طرف پهیر دیا گیا - یہ راستہ غیر معمولي طور پر کهلا هوا نکلا -

زمستاني منزل گاهیں کیپ ایونس (Cape Evans) میں قائم کي گئیں '

آمندسن فریم (Frame) میں اپنی جماعت لیے جارہا تھا' خلیج رھیلس (Whales Bay) میں غیر مترقبہ طور پر ٹہرانوا اور فریم سے ملاقات ہوئی - جہاز لفٹنٹ کیمپبل (Liet. Campble) کے زیر سر گروہی ایک جماعت اتار کے' شمال کی طرف لوٹا' اور اپریل میں نیوزیلینڈ پہنچگیا - جہاز پھر جنوب واپس گیا اور یکم اپریل سنہ ۱۲ کو ۱۵ مارچ تک مہم کی خبریں لیکے نیوزیلینڈ واپس آیا -

۲ نومبر سنہ ۱۲ کو اسکاٹ کے زیر سر گروہی ایک جماعت جنوب کے لئے روانہ ہوئی' راستہ میں برف کے تودے چھوڑتی جاتی تھی' تاکہ واپسی میں نشان راہ کا کام دیں' سد (Barrier) پر مہم کی شرح رفتار ۱۰ میل فی یوم تھی -

۳۱ دسمبر کو ۸ ہزار ۶ سو قدم عروج (Altitude) پر حدب ملا -

۲۵ جنوری کو ۱۲ آدمیوں کی ایک جماعت مع ۸ یابوؤں اور دو کتوں کی ٹیموں کے گو داموں کی تیاری کے لیے روانہ ہوئی - اس جماعت کی روانگی کے کسیقدر بعد ایونس کے جنوب کی طرف بحر برف (Sea - Ice) پھٹی - اس شگاف نے جماعت اور منزلگاہ میں مراسلت کا راستہ پیدا کردیا - جماعت مختصر اور بار زیادہ تھا' اسلیے صرف ہٹ پوائنٹ (Hut - Point) سے ۷ میل جانب مشرق' جنوب و مشرق سد برف (Ice - Barrier) پر ایک مرکزی خیمہ کے نصب میں جماعت ۳۰ جنوری تک مشغول رہی -

جماعت نے رسد کا اصلی حصہ اسی خیمہ میں چھوڑ دیا' اور ہلکے بوجھہ لیکے' ایک مقام کی طرف روانہ ہوئی' جسکا نام بعد کو کوارنر کیمپ (Corner Camp) رکھا گیا' شمال و جنوب کی طرف یہ کوچ قریباً ۲۷ میل کا تھا' اور جزیرۂ سفید (White-Island) کے غاروں سے بچنے کے لیے جنوب کی طرف واپسی سے پلے کیا گیا تھا -

۸ فروری کو یہ جماعت دنیوپ کی طرف روانہ ہوئی' رات کو کوچ اور دن کو آرام کرتی تھی' موسم خاص طور پر ناسازگار تھا - تین یابوؤں کی کمزوری اور لاغری نے' آگے لیجانے کی اجازت نہ دی' اسلیے وہ واپس کردیے گئے -

راہ میں شدید برفباری ہوئی' دو یابو مرگئے' ایک زندہ بچا' بقیہ یابوؤں اور کتوں کو لیے ہوے جماعت ۱۶ فروری کو عرض البلاد کے ساڑھے ۸۹ درجے تک پہنچی' موسم ناسازگار اور جانور مسلوب القوی تھے' پیشقدمی کی کامیابی موہوم' اور جانستانی اغلب نظر آتی تھی' عاقبت اندیشی عناگیر ہوئی' اسکاٹ نے پیشقدمی کا ارادہ فسخ کردیا' اور ایک گودام بناکے واپسی کا فیصلہ کیا' گودام میں ایک ٹن سے زاید سامان رسد رکھدیا -

ایک معجزہ نما جاں بری

گودام سے فراغت کے بعد' یہ جماعت کتوں کو لیکے مرکزی خیمہ کی طرف واپس ہوئی' راستہ میں جزیرہ سفید کے قریب ایک گوشہ ملا - روشنی نہایت کم' بلکہ نہ تھی' جماعت نے اسکو قطع کرنا شروع کیا' دوران قطع میں ایک سخت خطرناک سانحہ پیش آیا'

برفستانی گاڑیوں میں کتے جتے ہوے تھے' جزیرہ سفید کے غاروں کے قریب جب یہ گاڑیاں پہنچیں' تو کتے ان غاروں میں گر پڑے اسوقت حالت یہ تھی' کہ ایک طرف پل پر گاڑیاں رکی ہوئی تھیں' دوسری طرف غار میں اکثر کتے لٹکرہے تھے' اور ساز دونوں میں رشتہ اتصال تھا - بالکل ممکن تھا' کہ کتے زیادہ پھڑکتے اور مع گاڑی کے غار کی تہ پر ہوتے - اسوقت حالت خطرناک نازکی کے اس نقطے تک پہنچگئی تھی' جہاں حواس پراگندہ' خاطر آشفتہ' اور تدبیر آفرینی عقیم ہوجاتی ہے' مگر اسکاٹ کو آہنی اندامی اور پختہ عزمی کے ساتھہ' ثبات قلب اور اجتماع حواس سے بھی بہرہ وافر ملا تھا' تین گھنٹہ کی مسلسل جانفشان و عرقریز کوشش کے بعد وہ کتوں کے نکالنے میں

کامیاب ہوا - ... مم کی ... نے ایک کتے کو بہت بری طرح زخمی کیا تھا' اسلیے یہ جانبر نہوسکا -

اسکاٹ مرکزی خیمہ آیا' یہاں آ کے دیکھا' تو صرف ایک یابو اچھا بچا تھا -

۲۴ فروری کو اسکاٹ مع چند آدمیوں اور ایک یابو کے روانہ ہوا - روانگی کا مقصد یہ تھا' کہ کوارنر کیمپ میں مزید رسد فراہم کیجائے - واپسی میں ۲۷ کو سخت برفباری ہوئی' مگر مرکزی خمیہ قریب تھا' اسلیے ۲۸ کو یہ جماعت خیمے واپس پہنچگئی -

جیسا کہ اسکاٹ نے اپنے روز نامچہ میں لکھا ہے یہاں ایک غیر معمولی طوفان بپا ہوچکا تھا' جو تین دن تک رہا تھا' اور جس نے برف کا ایک انبار عظیم جمع کردیا تھا -

یابو کو دیوار ہاے برف کی پناہ میں رکھنے کی کوشش کیگئی' مگر آندھی کے جھوکوں نے اس کوشش کو بے سود ثابت کیا' اور مسکین جانور کو سخت تکلیف برداشت کرنا پڑی - ان حالات کی بنا پر اسکاٹ نے بغیر کسی تاخیر کے' ہٹ پوائنٹ واپس آنے کا فیصلہ کیا -

ایک صدمہ شدید

ایک یابو کو برفباری سے سخت نقصان پہنچا تھا' اوٹیس' کروین' اور اسکاٹ اسکی حفاظت کے لیے پیچھے رہگئے' اور باورس چیری (Cherry) گیرارڈ (Garrard) اور کروین (Crean) چار نہایت عمدہ یابوؤں کو لیکے کتوں کے پیچھے پیچھے چلے -

یہ جماعت جب ہٹ پوائنٹ کے قریب پہنچی' تو اسوقت بحر برف میں شگاف پڑرہے تھے' یہ دیکھکے وہ فوراً واپس ہوئی' واپسی میں وہ جنوب کی طرف ۴ میل تک چلی گئی -

جانوروں کی خستگی و ماندگی برابر بڑھ رہی تھی' یکم مارچ کو ۲ - بجے ماندگی اس حد تک پہنچگئی' کہ جماعت کو مجبوراً منزل کرنا پڑی -

کوئی ۴ - بجے کا عمل تھا' کہ ایک خروش نے باورس کو بیدار کردیا' باورس نے اٹھکے دیکھا' تو معلوم ہوا' کہ برف کے تودے پھٹ رہے ہیں اور سیلاب کی طرح سرعت کے ساتھہ خیمہ کی طرف بڑھتے چلے آرہے ہیں -

یابوؤں کے باندھنے کے لیے ایک قطار میں میخیں گاڑی گئی تھیں - دیکھا' تو ایک یابو غائب ہوگیا ہے' یہ حالت دیکھکے جماعت جنوب و غرب کی منجمد برف کیطرف روانگی کا فیصلہ کیا' برفستانی گاڑیاں لادی گئیں اور جماعت روانہ ہوگئی - گاڑی کے کھینچنے میں غیر معدود مشاکل پیش آے - یابو ایک بہتے ہوے تودۂ برف (Floe) سے اچک کے دوسرے بہتے ہوے تودہ برف پر جاتے تھے اور دوسرے سے تیسرے پر' وھلم جراً -

دوپہر ہوتے' جماعت سد (Barrier) کے قریب پہنچی' اسوقت حالت سنگین سے سنگین تر ہوگئی تھی' پیچھے گرم تعاقب سیلاب تھا اور آگے سد کی نا قابل صعود دیوار برف' اس امید پر' کہ شاید دیوار برف میں کوئی شگاف ملجاے' ولسن مشرق کی طرف گرم سیر ہوا' اتفاقاً اسکو ایک شگاف ملگیا - جسکے سہارے سے وہ سطح پر چڑھگیا -

اسکاٹ کی ٹولی نے بیمار یابو کی جان بری کی ہر ممکن کوشش کی' مگر ناکامی ہوئی - یہ ان سوانح سے بالکل بیخبر تھی' جو ولسن کی ٹولی کو پیش آئے تھے' اسلیے جب اسکو اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی' تو وہ وہاں سے روانہ ہوگئی' دوپہر سے پلے وہ لب سد پر پہنچی' یہاں اسکو غیر متوقع ہولناک منظر نظر آیا' اس نے دیکھا' کہ بحر برف ندارد ہے اور سد کی برف پیر کے نیچے

پہٹ رہی ہے' یہ حالت ایک عظیم الشان آنے والے سیلاب کی گرد راہ تھی' اسکاٹ فوراً تاڑ گیا' ولسن سے ملاقات ہوئی تو اس نے بیان کیا کہ " عینک کی مدد سے میں نے یابوؤں کو پھر برف میں بہتے ہوے دیکھا ہے " اس روایت سے اسکاٹ کے خیال کی تائید ہوئی 'گھنٹہ بھر کے بعد کریں آتا ہوا دکھائی دیا' جب وہ قریب آگیا' تو اس نے اپنی سرگذشت بیان کی' جسکے سنتے ہی ارٹیس اور اسکاٹ' کریں کو اپنے ہمراہ لیکے' مغرب کی طرف ولسن کی ٹولی کے بقیہ اعضاء کو نکالنے کے لیے روانہ ہوے -

ایک خلیج کے گرد انہوں نے چلنا شروع کیا' چلتے چلتے ٦ بجے شام کو خوش قسمتی سے گم شدہ ٹولی نظر آئی -

اب موجیں تہ نشین ہوگئیں تھیں اور شمال و مغرب کی طرف منجمد برف کا بہنا ہنگامی طور پر موقوف ہوگیا تھا

آلپن (ایک قسم کا درخت ہے) کی رسی کے ذریعہ سے تمام آدمی بغیر کسی دقت کے نکال لیے گئے - کام رات کو بھی جاری رہا' برفستانی گاڑیوں اور سامان کے نکال لینے میں بھی کامیابی ہوئی' یابو ۳۰ میل کے فاصلہ پر تھے' وہ نہیں نکالے جاسکے' آخر شب کو قریباً ۳ بجے منجمد برف میں پھر حرکت شروع ہوئی' ۸ بجے' صبح کو پھر یہ حرکت سکون سے بدلگئی' اب یہ لوگ شمال کی طرف روانہ ہوے' یہ دیکھکے کہ یابوؤں نے اپنے نکالنے کی غیر معمولی جوش کے ساتھہ کوشش کی ہے' ارٹیس اور باورس ایک طویل چار کانٹے منجمد برف تک پہنچے' اور باقی لوگ سد کے حصہ زمین میں خندق کھودنے لگے' بہتے ہوے برف کے تودے نا ہموار اور سطح آب سے بلند تھے' ارٹیس' اور باورس نے یابوؤں کو جست کی ترغیب دی' ایک تو نکل آیا' مگر دو جست میں ناکام رہے اور غرق ہوگئے' منجمد برف نے پھر شمال کی طرف حرکت شروع کی -

اسکاٹ مع اپنے رفقاء کے روانہ ہوا' ۴ مارچ کو یہ لوگ کیسل روک (Castle Rock) سے مشرقی پہاڑیوں پر چڑھے' اور ۵ کو بخیریت ہٹ پوائنٹ پہنچگئے -

اس سفر میں تین نہایت توانا اور قوی ہیکل یابو ضائع ہوگئے' جیسا کہ اسکاٹ نے اپنے روز نامچہ میں لکھا ہے' ان تین قوی و توانا یابوؤں کا ضائع ہونا مہم کے لیے ایک سخت صدمہ تھا اور اگر چند اور یابو باقی نہ ہوتے تو تمام نقشہ درہم برہم ہو جاتا -

یہ تمام مصائب ایک موج کا کرشمہ تھے' جو دس میل تک پھیلی ہوئی تھی' اس موج میں گھلی ہوئی برف کے پانی کے علاوہ سد اور خاکنائے کی برف کے بڑے بڑے ٹکڑے بھی تھے' یہاں کی یہ حالت صرف اسی سال نہ تھی' بلکہ سنہ ۱۹۰۲ ع سے یہ ہی حالت رہتی ہے - یہ جماعت ڈسکوری ہاٹس پہنچی' مگر یہاں دیکھا' تو مکان کی عجیب حالت تھی' کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی اور پٹ قلابوں سے نکلے ہوے تھے' اندر برف سخت (solid ice) پٹی پڑی تھی' فوراً سب نے ملکے اندر کی برف نکالی' اور شکستہ مقامات کی ضروری مرمت کی' مرمت کے بعد اس کھلے برفستان میں اس مکان نے بڑا آرام دیا -

ایک عرصہ تک ان لوگوں کو انجماد سمند کا انتظار کرنا پڑا' اس عرصہ میں انکے بود و ماند کی وہ حالت تھی' جو انسان کی آغاز تمدن میں تھی - ٹین اور چند اور دھاتوں کو ملاکے ایک ناہموار اور بدقوارہ انگیٹھی' اور ایک بھدا اور سادہ چراغ تیار کیا گیا تھا' چراغ میں وھیل کی چربی جلائی جاتی تھی' غذا سیل تھی' جو ایک دور پہاڑی کے قریب ملتی تھی اور وہ بھی بہت تھوڑی' گو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بالکل نہ ملی ہو -

علوم حدیثہ کی ترقی

اور

جرائم و خباثث

—:*:—

علم ایک آلہ ہے' جس طرح کے ہاتھہ میں ہوگا' ویسا ہی نتیجہ پیدا کریگا -

علمی ترقی ایک طرف محافظین مال و دولت کیلیے ایسے ایسے طلسمی صندوق اور آہنی الماریاں ایجاد کرتی ہے' جسکو دیکھکر عقل کو تعجب اور دماغ کو تحیر ہوتا ہے - لیکن ساتھہ ہی دوسری طرف چوروں کے لیے ایسے ایسے آلات عجیبہ اور وسائل نادرہ بہم پہنچادیتی ہے' جنکے ذریعہ سے اُس طلسم محافظ کی کنجی وہ ڈھونڈھ نکال لیتے ہیں' اور جس علم نے مال کی حفاظت کرائی تھی' وہی علم دوسرا نقاب منہہ پر ڈالکر اُسکی قزاقی بھی کرا دیتا ہے !!

* * *

حال میں انگلستان کے ماہرین علوم چوروں نے جس عجیب علمی طریقہ سے ایک صندوق کو کھولنا چاہا تھا' اسکا تذکرہ آجکل علمی رسالوں میں بکثرت کیا جا رہا ہے -

ہالبین وائٹ کت کے ایک جوہری کے یہاں آہنی الماری کے اندر ۸۰ پونڈ کے قیمتی موتی رکھے تھے' ۳ فروری کی رات کو چوروں کی ایک با قاعدہ جماعت نقب زنی کے بعد' دکان میں پہنچی' اور بالکل علمی طریقہ پر الماری کے کھولنے کی کوشش کی - وہ یقیناً کامیاب ہوتے' مگر تکمیل کار میں دیر ہو گئی' یہاں تک کہ صبح کے چھہ بجے گئے' غریب جوہری کی قسمت خفتہ بیدار ہوئی' اور پولیس کی موجودگی نے ان ماہرین علم و فن کو ایک قیمتی تجربے کی تکمیل کا موقعہ نہیں دیا -

* * *

نقب زنوں نے سب سے پہلے ایک ہلکے قسم کا خیمہ استعمال کیا' جو اسی غرض سے اُنکے ہمراہ تھا -

خیمہ اسطرح نصب کیا گیا تھا' کہ اُس کے اندر دیوار کا وہ حصہ آگیا تھا' جس کے ساتھہ لگی ہوئی اندر کی طرف آہنی الماری تھی - یہ چاترو کمپنی کی ساختہ تھی' جسکی مضبوطی' اور کیل پرزوں کا استحکام مسلم ہے -

جب الماری کی دیواروں میں سے راہ پیدا کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی' تو اس جماعت نے دوسرا طریقہ اختیار کیا - انہوں نے الماری کے ایک رخ کی تہہ پر نہایت سخت اور خوفناک شعلہ باری شروع کردی' اور علمی اصول سے اسمیں اسقدر انتہا درجہ کی حرارت اور ناریت پیدا کی' کہ تھوڑی ہی دیر کے اندر سطح میں ایک بڑا سوراخ پیدا ہو گیا - اتنا بڑا سوراخ' کہ جس سے بآسانی ہاتھہ اندر چلا جائے !

فائر پر وفنگ کا قاعدہ ہے' کہ حرارت کے پہنچنے سے پگھلکے' دھار کی سیال صورت میں بہنے لگتی ہے' اور الماری کے اندرونی اور بیرونی حصے میں حائل ہو جاتی ہے - اسی لیے

[پچھے کالم کا بقیہ]

ناداری میں نہایت حقیر چیز کی بھی بہت قدر ہوتی ہے - اتفاق سے وہاں ایک پرانا صندوق ملگیا' اسکے متعلق اسکاٹ اپنے روز نامچہ میں لکھتا ہے کہ :

" کہ ایک پرانی میگزین کے ایک صندوق کے اکتشاف کا ہم نے بیحد لطف اٹھایا اور اس سے بہت آرام ملا " (باقی آیندہ)

بیسویں صدی کے ترقی یافتہ چور

جو

علمی طریقے سے ایک مستحکم ترین فولادی الماری کے خزانے چرا رہے ہیں۔

آلماري کي ديوار ميں اسکے عقلمند موجد نے دوانچ کي فائر پرروفنگ دے دي تهي -

اگر آکسيجن (Oxygen) کي دهار کا رخ کسي ايسي دهات کي طرف، جو پہلے گرم کي جا چکي هو، پهير ديا جاے، تو قاعده هے که دهات بهڑک اٹهتي هے، اور فوراً آئرن آکسڈ (Iron oxide) کي شکل ميں جل جاتي هے - ايسي ٹيلن (Acetylen) کے ساتهه آکسيجن کي آميزش اسي غرض سے هے -

يه چوري جن آلات و وسائل علميه کے ذريعه سے کي گئي تهي، انکا ايک مرقع آجکي اشاعت کے ساتهه علحده صفحه پر چهاپا جاتا هے - اسکو پيش نظر رکهه ليجيے -

تصوير ميں دو لمبے چونگے هيں - ان ميں سے ايک ميں ايسي ٹيلين هے اور دوسرے ميں آکسيجن، ان دونوں چونگوں ميں گيس کي اتني مقدار آسکتي هے، که دو تين گهنٹے تک متصل شعلے نکلتے رهيں - ايسي ٹيلين شعلے پيدا کرتا هے، اور آکسيجن حرارت کو سخت خوفناک حد تک تيز کرديتا هے -

يه دونوں گيس دو ربر کي ناليوں سے هوکے، مهنال کے پاس مل جاتے هيں، اور اپني متحده اور مرکبه طاقت سے آگ اور بربادي کے ايک ديوتا کي قوت بن جاتے هيں -

تا هم يه ايک سخت خوفناک تماشه تها - اسي ليے نقبزنوں نے ايک کيميا وي تجربه کرنے والے پروفيسر کي طرح، اپنے چهروں کے آگے ابرک کا ايک تخته آويزاں کر ديا تها، تا که شعلوں کي حرارت سے آنکهيں محفوظ رهيں - اس تختے ميں ايک سوراخ تها، جس کے اندر سے گيس کے نالي کي مهنال داخل کردي گئي تهي -

آپ ديکهه رهے هيں، که فرش پر ايک ناند رکهي هوئي هے - اس ميں پاني هے، اور يه اسليے هے، تا که الماري سے جو دهار پگهلکے بهے، وه اسميں آجائے - اگر يه احتياط نه کي گئي هوتي، تو اس مادے سے تمام عمارت ميں آگ لگ هوتي !

ايسي ٹيلن کا اس غرض سے استعمال حال کي اکتشافات ميں سے هے، پہلے اسکي جگهه نائٹرو گليسيرين (Nito glycerime) استعمال کيا جاتا تها -

الماري کي چول کے سامنے دروازے کے شگاف ميں گارا بهر ديا گيا تها - اس گارے ميں نائٹرو گليسيرين کيليے ايک پياله نما ظرف رکها گيا تها -

انفجار کے ليے ايک خاص طرح کے فتيلے سے کام ليا گيا تها -

* * *

يه علم کے کرشمے هيں، جو محافظ و سارق، فرشتهٔ امن اور ديو جنگ، وسيلهٔ راحت اور ذريعهٔ خسران، دونوں هے -

الهلال کي ايجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو، بنگله، گجراتي اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے، جو باوجود هفته وار هونے کے، روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شهر کيليے اسکے ايجنٹ بن جائيے -

تصحيح

نمبر ١١ کے صفحه ١٨٦ ميں نيچے سے پانچويں سطر ميں " علم النفس " کے بدلے " علم وظائف الاعضاء " هونا چاهيے -

فهرست
زر اعانهٔ دولت عليهٔ اسلاميه

—:—

(١٦)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم، بان لهم الجنة

مبلغ - ٥ - ٣٦١ جو بذريعه نياز علي خاںصاحب سپروائزر نهر جهيلم منگلا هيڈ ورکس وصول هوے اور جنکي مجموعي رقم نمبر ١٣ ميں شائع کي گئي هے -

	روپيه	آنه	پائي
مياں الله ديا	٢	-	-
مستري ذاکر حسين	٢	-	-
خواجه فرزند علي سب اورسير	١٢	٨	-
احمد علي ميٹ	٤	-	-
مستري چراغ دين	٦	٤	-
چودهري امير خاں	٢	-	-
چودهري نياز علي خاں سپروائزر	٦٦	-	-
همشيره صاحبه چودهري نياز علي خاں	٥	-	-
اهليه چودهري نياز علي خاں	٧	-	-
مستري محمد شريف	١	-	-
مياں عبد الغني سب اورسير	١٨	-	-
قاضي سيد احمد سب اورسير	١٨	-	-
اهليه صاحبه قاضي سيد احمد	١٠	-	-
ڈاکٹر فضل کريم	١٠	-	-
خان محمد مبين اورسير	٣٠	-	-
مولوي رحمت علي سب اورسير	١١	٤	-
مياں صدر دين کلرک	٣	-	-
قاضي محمد اعظم کلرک	٢٠	٨	٦
مياں سردار محمد سب اورسير	١٥	٤	-
مياں عبد الکريم کلرک	٤	-	-
مياں عبد الرحمان پوسٹ ماسٹر	٥	-	-
مستري عطا محمد	٥	-	-
مياں ضيا الدين کلرک	١٥	٨	-
مستري عبد الکريم	٣	-	-
مياں فضل کريم	٢	-	-
مياں فيروز دين کلرک	٢	-	-
شير خاں جمعدار بمعه مزدوران	٥	٤	-
مستري غلام قادر	٢	-	-
غلام محمد ميٹ	١	-	-
نظير بيگ ڈرائيور	٥	-	-
هنگو ڈرائيور	١	-	-
خدا بخش ميٹ بمعه مزدوران	١	٨	-
ساون لوهار	٢	-	-
غلام محي الدين [illegible]	٦	-	-
غلام قادر [illegible]	٥	-	-
مستري محسن خان	٤	-	-
دادو ڈرائيور	٥	-	-
غلام محمد ميٹ و مزدوران	-	١٤	-
فيروز دين ڈرائيور	٢	-	-
روشن دين فٹر	٥	-	-
مستري حسن محمد	١	-	-
لازم خان	١	-	-
[illegible]	٨	-	-
جماعت ڈرائيور	١	٤	-
بدر دين ڈرائيور	٢	-	-
رجب علي ڈرائيور	٢	-	-
مراد بخش ڈرائيور	١	٤	-
سيف علي ڈرائيور	٦	-	-
ذهيرو ڈرائيور	٢	-	-
روشن [illegible] و مزدوران	٣	٨	-
الف دين ٹهيکيدار و مزدوران	٥	٩	-
پيرا حجام	٢	-	-
متفرق معرفت مياں عبد الغني	٧	٩	-
ديگر متفرق	٣	-	-

فکاہات

(١)

لیگ کی دائم المرضی کی علت اصلی

حضرت لیگ نے اب کی سر منبر یہ کہا * کہ "بس اب "سلف گورنمنٹ" کی طیاری ہے
وہ گئے دن' کہ نہ تھی حق طلبی پیش نظر * اب تو میرے رگ و پے میں بھی یہی ساری ہے
وہ گئے دن' کہ تملق تھا مرا طرز عمل * اب تو جو بات ہے' وہ شیوۂ خود داری ہے
اگلی اسکیم سے جو کچھ کہ رہا ہے باقی * وہ فقط شیوۂ تعلیم "وفاداری" ہے
میں نے یہ "سوٹ ایبل" کی جو لگائی ہے قید * یہ عجب نکتۂ آئین جہانداری ہے!
فن انشا و بلاغت کا بھی رکھا ہے لحاظ * کوئی کیا جانے' کہ کیا اس میں فسوں کاری ہے؟
میں نے اس لفظ میں رکھے ہیں ہزاروں پہلو * ایک جملہ ہے' مگر لاکھ پہ بھی بھاری ہے
آپ جتنا اسے کھینچیں گے اچک جائیگا * سادگی میں بھی وہی شیوۂ عیاری ہے
یاں تلک کانگرس کا بھی نہ پہنچا تھا خیال * نہ سمجھیے گا' کہ یہ بھی کوئی فنکاری ہے
ہوتی جاتی ہیں' جو یہ لیگ کی شاخیں قایم * چشمہ فیض ہے' جو چار طرف جاری ہے
الغرض جلسۂ سالانہ کے ہوتے ہوتے * آپ دیکھینگے کہ کیا لیگ کی جباری ہے"

* * *

یہ تو سب کچھ ہے' مگر دیکھیے کب تک جائے
بات کرنے کی جو یہ آپ کو بیماری ہے

(نقاد)

---

(٢)

ترکوں کو صلاح ترک یورپ

نہیں کچھ امتیاز دوست دشمن اس زمانے میں * کرم فرما جنہیں سمجھے تھے' وہ نکلے ستم آرا
وہ آغا خاں' جنہیں ہندوستان کے سادہ دل مسلم * کہا کرتے تھے کل تک "نا خدا ہست کشتی مارا"
ہیں لکھتے آج ایک مضمون ٹائمس آف بمبئی میں * جسے پڑھکر ہر ایک مسلم کا دل ہوتا ہے صد پارہ
وہ لکھتے ہیں کہ "بہتر ہے کہ یورپ چھوڑدے ترکی * اٹھالے جائے ارض ایشیا کو اپنا پشتارا"
یہ کیسی رائے ہے؟ کیوں ہے؟ نہ پوچھو اس معمے کو * یہ ہیں اسرار پنہاں انکے افشاء کا نہیں یارا
مگر کہنا یہ ہے' سنتے ہی یہ مضمون شور افزا * بڑھا جوش و خروش ایسا کہ ہر اک شخص بنکارا
جہاں دیکھا' جسے دیکھا' مخالف ہی نظر آیا * نہیں دو چار' ہم آہنگ تھا ہندوستان سارا

* * *

بھری ایک سانس ٹھنڈی اور پڑھا یہ شعر حافظ کا * سنا جب حضرت شفاف نے یہ ماجری سارا
من ازآں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم * کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

* * *

کھلا عقدہ نہ آغا خاں کی اس شوری طرازی کا * بہت ہم عقل دوڑایا کیے' ہر چند سر مارا
نظر آیا بالاخر ایک سیاح جہاں دیدہ * کہ حل کرد او ز نیرو فراست ایں معمارا
کہا اس نے "صلاح ترک یورپ پر تعجب کیوں؟ * مگر شاید نمی دانی تو قوم و ملک آغا را
یہ ایرانی ہیں' جو ہیں عاشقاں خانہ برانداز * ہے انکا قول یہ با وصف فقد شاہی دارا
اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل مارا * بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

خریداری تمسکات

بہت چھینٹے دیے بارد مزاجوں نے انہیں' لیکن * کسی صورت نہ مقیاس الحرارت کا دبا پارا
یہ بڑھتا جوش جب دیکھا' تو حامی بنکے ترکوں کے' * بڑھا سر ہانے چندے کا' مسلمانوں کو تھپکارا
یہ پالیسی' یہ ترکیبیں' ہیں پالیٹکس کے جوہر * نہیں تعریف درمادی' کبھی برعکس لکھ مارا

(شفاف)

ناموران غزوۂ بلقان

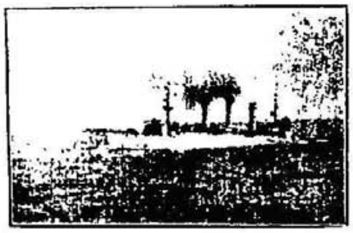

"حمیدیہ" شکستگی کے بعد
قسطنطنیہ جا رہا ہے حصۂ
پیشین زیر آب ہے -

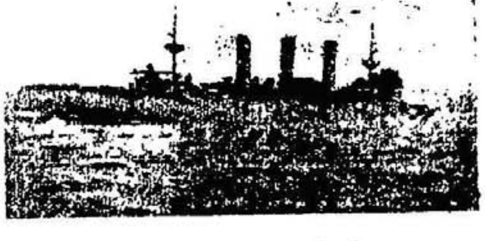

"حمیدیہ" میں گیارہ گز مربع سوراخ ہوگیا ہے اور قسطنطنیہ
کو واپس جا رہا ہے

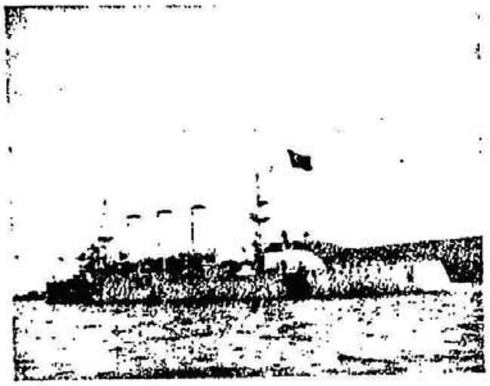

"حمیدیہ" مرمت کے بعد

کپتان حسین رؤف کمانیر "حمیدیہ"

"حمیدیہ" گذشتہ سال جنگ بلقان میں بلغاریا کے مقابلہ میں معرکہ ارا ہوا تھا ۲۲ نومبر کو ایک ضرب شدید نے اسمیں ۱۱ مربع گز کا ایک شگاف پیدا کردیا' جہاز مرمت کے لیے قسطنطنیہ روانہ ہوگیا' رفتار میں اسکی حالت یہ تھی' کہ پانچ انچ کے علاوہ تمام جہاز غرق آب تھا -

شگاف کا طول و عرض اور رفتار کی حالت دیکھتے ہوے کسی کو بھی یہ امید نہ تھی کہ "حمیدیہ" قسطنطنیہ پہنچیگا' مگر با ایں اسکے پختہ کار و دانشمند کمانیر غازی رؤف حسین بک نے رشتۂ ہمت ہاتھہ سے نہیں دیا اور ایسی مہارت و چابکدستی کو کام فرما ' کہ عالمگیر مایوسی کے علی الرغم "حمیدیہ" قسطنطنیہ پہنچگیا - قسطنطنیہ میں اسکی مرمت ہوئی -

چند روز تک "حمیدیہ" کے متعلق خبروں پر خاموشی طاری رہی' ایک دن دفعۃ یہ خبر آئی کہ "حمیدیہ" نے "میسیڈونیا" پر گولہ باری کی اور اس خوش اسلوبی سے کی کہ موخر الذکر کے لیے غرق و تسلیم کے علاوہ تیسری صورت نہ تھی' اسلیے اس نے اپنے آپ کو ڈبو دیا -

حال میں "حمیدیا" نے "میڈیا" پر گولہ باری کی تھی' اور چلتے چلتے اس قدر اندازی کے ساتھہ دو نشانے مارے' کہ سروی بارکش اور میگزین میں آگ لگ گئی' جس سے ایسا شدید نقصان ہوا' کہ دشمن کو بھی اعتراف کرنا پڑا -

شئون عثمانیه

اخبـــار و حـــوادث

—:○•○:—

تلخیص جرائد عربیه

چتلجــا

— * —

ادهر دو دن تک گو موسم اچها رها ' مگر چتلجا اور بلغاریوں کے بیچ کی دلدل فریقین کی پیشقدمیوں میں حائل رهي - بظاهر معلوم هوتا هے ' که عثمانی توپوں کی زد سے بچنے کیلیے بلغاری دو گاوں جلا کے پیچهے هٹ گئے هیں

دولت عثمـانیه نے جمع شده فوج کا ایک حصه تو ازمید اور میدیا میں اتار دیا هے ' اور بقیه نامعلوم مقامات پر جهازوں کے ذریعه سے روانه کردیا هے ' موخر الذکر فوج دسویں کمپنی کی هے ' اسکے قائد بطل الطرابلس انور بے هیں ' مگر عنقریب انکے ساتهه خورشید بک بهی روانه کیے جائنگے - انور بے نے اپنا شعار " فتح یا موت " قرار دیا هے -

---

خالقه کوی پر (جو چتلجا کے محاذات میں واقع هے) بلغاریوں نے سفید اسلحه سے حمله کیـا ' عثمانیوں نے جواب دیا ' شدید جنـگ هوئی ' دشمن سخت نقصان کے ساتهه پسپا هوگیا -

افسروں نے ۹ یونانی اور ایک بلغـاری جمله ١٠ جاسوس گرفتـار کیے هیں ' یه جاسوس عدالت جنـگ کے حواله کردیے گئے هیں -

---

پیشقدمیاں

چتلجا میں عثمانی فوج کی پیشقدمیاں جاری هیں ' بلغاری فوج کے اهم حصے تشرلو کی طرف هٹ رهے هیں ' بلغاری واپسی کے وقت تهوڑی فوج چهوڑ آئے هیں ' یه هي وه فوج ہے ' جس سے اور عثمانی فوج سے با با بوغاس کی پهاڑیوں پر چند خفیف مناوشات هوئے ' نقصانات غیر اهم هیں -

---

ادرنـه

— * —

سخت گوله باری هوئی ' صرف شهر پر تخمیناً ١٥٠ گولے گرے - محله (قرقش) کو غازی شکری پاشا قائد ادرنه نے غیر لوگوں کیلیے خاص کردیا هے - اسلیے یه محله ناطرفدار سمجها جائیگا -

---

ادرنه میں رسد

بعض خاص ذرائع سے معلوم هوا هے ' که البطل العظیم شکری پاشا نے آغاز محاصره کے وقت سرکاری گوداموں میں رسد کی مقدار وافر جمع کرلی تهی ' محاصره سے گهبرا کے بعض بلغاری بطل موصوف کے پاس آئے ' اور تسلیم کی درخواست کی ' بطل موصوف نے اس درخواست کے جواب میں انهیں پهانسی دلوادی ' تاکه آئنده کسی کو اس قسم کی درخواست کی جرأت نه هو -

حوالی اشقودره

— * —

(نیو فرری پریس) کا نامه نگار اطلاع دیتا هے :

جنـگ کے متعلق جبل اسود کی سرکاری رودادیں مبالغه سے لبریز هوتی هیں ' اشقودره کے متعلق قابل اعتمـاد خبروں سے یه نتیجه نکلتا هے ' که ترابوش ' بردانهول ' اور بادیکه میں جو معرکے هوئے ' انـکا انجام مانٹی نیگـرو کی شکست پر هوا ' کونل (یوبوفتیش) کے زیر قیادت (بادیکه) پر حمله کیا گیا تها ' مگر ناکام رها ' سخت نقصان کے ساتهه واپس هونا پڑا -

ترابوش پر بهی نهایت جوش و همت کے ساتهه حمله کیا گیا ' مگر بیکار گیا ' قلعوں کو بالـکل نقصان نهیں پهنچا ' بلکه محـافظ فوج کا جوش اور بڑهگیا ' اشقودره میں بلوه کی خبر بالـکل بے بنیاد هے ' سامان غذا و جنـگ کافی مقدار میں موجود هے - آخری وقت تـک مدافعت پر فوج تلی هوئی هے -

(جون ترک) کا نامه نـگار خصوصی تار دیتا هے :

مانٹی نیگرو اشقودره کے محاصره میں تنـگ گیری صرف سروی توپوںکے بروتے پر کرسکتے هیں ' تاهم عثمانی فوج کی همت میں فرق نهیں آیا هے ' اعادۂ جنـگ کے دوسرے هی دن عثمانی فوج نے شهر سے خروج کیا ' اور دفعةً سروی فوج پر آتش باری شروع کردی ' جس سے سروی فوج کا سخت نقصان هوا -

ڈیلی میل کا نامه نـگار تار دیتا هے :

عثمانی نـکلے ' انکے ساتهه البانی والنٹیر بهی تهے ' تین سروی ریجیمنٹوں پر حمله آور هوے ' سخت جنـگ کے بعـد دشمن سے هتیار رکهوالیے -

---

حمله اشقودره

قرائن سے معلوم هوتا هے ' که اشقودره پر حمله موقوف هوگیا هے - جمعه اور هفته کو شهر پر هر طرف سے سخت گولهباری هوتی رهی ' مگر اسکے بعد دفعةً موقوف هوگئی ' اور اب دو دن سے سکون تام طاری هے -

بروریکا کے جانب جنوب بڑے بڑے غار هیں ' بیان کیا جاتا هے ' که ان غاروں کی وجه سے حمله ناممکن تها ' اسلیے سروی حملے کا نقشه بدل گیا هے ' مگر یه احتمال صحیح نهیں ' که موجوده سکون تغیر نقشه کا نتیجه هے -

یه معلوم هے ترکوں نے یکشنبه کو انجلوا بالکل خالی کردیا هے ' اتوار کو ترابوش کی بلندیوں اور اطراف و جوانب کی طرف مانٹی نیگرو کی پیشقدمی کا منظر نهایت عجیب و غریب تها ' مگر میدان جنـگ میں بعض حرکات میں دیر هوئی ' جسکی وجه سے انکو واپس هونا پڑا -

---

خســائر جبــل اســود

سٹنجی (دار السلطنت مانٹی نیگرو) میں آئی هوئی خبروں کے بموجب مانٹی نیگرو کو دار دنجولس کے معرکوں میں سخت نقصان هوا ' حوالی ترابوش کے نقصانات بهی اسی کے قریب قریب تهے - انـگریزی انجمن صلیب احمر کے طبی مشن (جو پهاڑ کی بلندیوں اور ٹیلوں پر خیمه زن هے) کا کام غیر معمولی طور پر بڑهگیا هے -

گذشتہ چند دن میں صرف زرجاج کے انگریزی شفا خانے میں ۴۵۰ - زخمیوں کا علاج کیا گیا - اس سے انداز لیا جاسکتا ہے کہ دیگر مقامات کی کیا حالت ہوگی -

بستر لوبد کو (کتارو) سے معلوم ہوا ہے کہ محاصرہ اشقودرہ میں پیہم ناکامیوں کی وجہ سے اہل جبل اسود کے دلوں میں نوامیدی سما گئی ہے - حال میں سروی فوج کی مدد سے جو حملہ کیا گیا تھا اسمیں سخت نقصان کے ساتھہ ناکامی ہوئی ' شفا خانے مریضوں سے بھرے ہوئے ہیں ' متصل پانچ دن کے معرکے میں مقتولین کی تعداد ۳ ہزار ۵ سو ہے

ابتک حکومت کی طرف سے ہمیشہ فتوحات اور قرب تسلیم کی خبریں شائع کیجاتی رہیں ' جس سے قوم نے اُمید کی نہایت بلند عمارتیں قائم کیں (گو وہ ہوا میں تھیں) اب محافظ فوج کی حیرت انگیز مدافعت نے آنکھیں کھولدی ہیں ' اور بتا دیا ہے ' کہ اب تک جو کچھہ شائع کیا گیا ہے ' وہ محض مبالغہ طرازی ہے ' اسکے علاوہ ادھر دول یورپ نے اشقودرہ کو البانیہ سے ملحق کرنے ارادہ ظاہر کیا - ان وجوہ سے اہل جبل کے قوی رو بانحطاط ہیں اور یہ حالت اسوقت تک روز افزوں ہے -

اسطول عثمانی

— * —

عثمانی بیڑے کی نقل و حرکت کی نسبت زیادہ نہیں کہا جا سکتا ' مگر اسقدر یقینی ہے ' کہ آہن پوش " مسعودیہ " نے بہت بڑے بڑے گولے (ترکوس) کے آگے کے بلغاری مرکزوں پر پھینکے -

جنگی جہاز " آثار توفیق " (قاضیکوی) میں دو تباہ کن کشتیوں کے ساتھہ لنگر انداز ہے -

" مجیدیہ " کی بابت کہا جاتا ہے کہ بحر اسود میں پھر رہا ہے - یہاں یہ خبر مشہور ہوئی تھی کہ " حمیدیہ " جدہ پہنچگیا اور وہاں عثمانی ارباب حکومت سے اسکے ریاں (جہاز کے افسر اعلی) نے یہ بیان کیا کہ عنقریب بحر ارخبیل میں واپس جائیگا -

جہاز " طورو غود رئیس " (وو دستو) میں بلغاری نقل و حرکت کی نگرانی کررہا ہے -

۵۰۰ بلغاری

جون ترک سے ایک ایسے شخص نے ' جو خود معرکہ میں شریک ہوا تھا ' بیان کیا ہے ' کہ جوکوئی پر " باربروسا " کی گولہ باری نے ۵۰۰ سو بلغاری ضائع کیے -

حمیدیہ

دس بجے شب کو " حمیدیہ " آبہاے حیفا میں پہنچا ' یہاں وہ کوئلے اور دیگر ضروریات کے لیے آیا ہے ' جہاز کے کماندر غازی روف حسین بک ہیں ' چند آدمی ان سے ملنے جہاز پر گئے ' کمانڈر موصوف جوش اور شجاعت سے لبریز ہیں ' آنے والوں سے نہایت اچھی طرح ملے اور دوران گفتگو میں تبسم کرتے ہوے کہا کہ " ہم اور ہمارے رفقا ملک و ملت پر نثار ہونے کے لیے تیار ہیں ' ہم حفظ ناموس اسلام و آزادی وطن کی راہ میں موت کو قابل رشک خوش قسمتی سمجھتے ہیں " -

فوج میڈیا

جون ترک قسطنطنیہ کو نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو عثمانی میڈیا میں اتاری گئی تھی ' وہ برابر بلغاری فوج سے معرکہ آرا ہو رہی ہے ' عثمانی فوج کئی بار ناف شہر تک گھستی ہوئی چلی گئی اور بے قاعدہ جنگیں برپا کیں - یہ فوج اسوقت تک بلغاریوں کو سخت نقصان پہنچاچکی ہے -

مالی حالت کی اصلاح

— * —

صباح (ترکی اخبار) کا بیان ہے : کہ " آخری جلسہ میں محمود شوکت پاشا وزیر اعظم نے ۲۷ اقتصادی تجویزوں پر غور کیا ہے ' جنکے لائسنس کمپنیوں کو دیے جائیں گے -

طرابلس الغرب

شیخ سنوسی کا وفد

— * —

سید السنوسی کا وفد سید عبد العزیز ' سید احمد ' اور دو اور بزرگ جملہ ۴ اعضاء سے مرکب ہے - یہ وفد خشکی کے راستہ سے شام ' اطنہ ' اور قرینہ ہوتا ہوا ۱۰ فروری کو آستانہ پہنچا ہے -

جلالتماب سلطان المعظم کی طرف سے مابین ہمایونی کے مدیر ثانی رجائی بک ' حکومت کی طرف سے طاعت بک ' (تشریفات کے ایک عہدہ دار) اور مجلس امانت و آستانہ کی طرف سے باش کاتب ممدوح بک ' استقبال کے لیے گئے ' وفد جب (راس القصر) پہنچا ' تو خزانہ کے کتخدا نے فوج کے ایک دستے کے ساتھہ ' استقبال کیا - اصطبل خاص سے گاڑیاں بھیجی گئی تھیں ' انہی پر سوار ہو کے (سراے مجیدیہ) میں آئے اور وہیں فروکش ہوے -

جلالتمآب کے نذرانہ کے لیے یہ وفد سید السنوسی کی بندوق خاص لایا ہے -

عربی حملہ

— * —

(ٹائمس) کا جنگی نامہ نگار قصر یفرنی (یہ ایک شہر ہے جو دھبیات کی راہ سے طرابلس کے جنوب و غرب میں ۷۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے) تار دیتا ہے :

طرابلس کی خود مختار حکومت نے اطالیا سے پھر معرکہ آرائی شروع کردی ہے ' ۳ ہزار کی جمعیت شیخ العرب کے زیر علم ' اور دو سو کی جمعیت بلاد تورلج سے آکے ' زوارہ میں جمع ہوئی - سخت جنگ ہوتی رہی ' بالاخر اہل عرب فتح یاب ہوے - اطالیوں کے انسان اور حیوان ' دونوں کی ایک تعداد کثیر کام آئی -

ارادہ ہے ' کہ اس حکومت عربی کا انتظام وہی ہو ' جو شیخ بارونی نے قصر یفرنی میں تجویز کیا تھا ' شیخ بارونی نے بڑا کام کیا ہے ' ترکوں اور عربوں کو انہوں ہی نے ملایا - عربوں میں انکی بڑی شہرت ہے - (شیخ سلیمان بارونی کے حالات اور تصاویر الہلال میں بارہا شائع ہو چکی ہیں - الہلال)

ایک اجتماع عظیم

— * —

حفظ استقلال ' تشکیل حکومت ' اور تعین قائد کے لیے

بیسویں صدی میں حق کشی اور عدل سوزی کی واضح ترین مثال مسکین طرابلس ہے ' طرابلس خود مختار لیا گیا ' اطالیا نے اسکے الحاق کا اعلان کیا ' اہل طرابلس نے الحاق کو نامنظور کیا

مگر بایں "دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت" نے سب سے پہلے اور اسکے بعد دیگر دول یورپ نے اطالیا کے الحاق کو تسلیم کیا -

کیا در حقیقت عرب الحاق طرابلس کو نامنظور کرتے ہیں ؟

اسکا جواب گو انکی زبان و تیغ دونوں بارہا دیچکی ہیں ' مگر جس پرمعنی ' اثر آگین ' اور باقاعدہ طریقے سے ۱۲ اور ۱۴ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۰ھ کو دیا گیا ہے ' اسکی نظیر اس سے پہلے نہیں ملسکتی ۱۲ ذیحجہ کو البطل العظیم شیخ سلیمان بارونی کی زیر صدارت ایک اجتماع عام ہوا ' قریب و بعید کے ۳ سو قبائل نے اپنے وفود و شیوخ شرکت کے لیے بھیجے ' جلسے کا منظر عجیب پر اثر ' پر عظمت اور پر ہیبت تھا ' جلسہ گاہ شیوخ ' اعیان ' مجاہدین ' اور عام لوگوں سے پر تھی ' شیوخ و اعیان اپنے لباس فاخرہ میں ' اور مجاہدین کرام لباس جہاد میں تھے مجاہدین کی کمروں میں حافظ ناموس اسلام مقدس تلواریں بندھی ہوئی تھیں ' جو خاموشی کی آواز میں کہہ رہی تھیں ' کہ اگر وہ نہ ہوتیں ' تو مراکش ' تونس ' اور الجزائر کی طرح طرابلس پر بھی آج صلیب پرستار حکمران ہوتے -

ہر گروہ دفاع وطن و حفظ استقلال کے جوش سے لبریز تھا ' چہروں سے ثبات عزم کے آثار ظاہر ہو رہے تھے ' جلسہ کا افتتاح شیخ بارونی نے ایک دلنشین ' اثر آگین ' اور شجاعت انگیز تقریر سے کیا ' آغاز تقریر میں شیخ موصوف نے اطالیا کی دروغبازی ' فریب کاری اور بدعہدی ' بعض اخوان وطن کے انخداع ' اور اسکے تلخ نتائج کی طرف توجہ دلائی ' اسکے بعد اتحاد اور حفظ استقلال کی ترغیب دیتے ہوے کہا -

" ۱۴ مہینہ ہو گئے ' تم ابتک اپنے جوش و بسالت کی بدولت بے بزدل دشمن کے پامال کرنے میں کامیاب ہوتے رہے ' اس طویل مدت میں ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں آیا ' جس سے تمہارے جوش و خلوص یا اتحاد و اتفاق پر حرف آتا ' اس بنا پر میں سمجھتا ہوں ' کہ مجھے یہ کہنے کا حق ہے ' کہ تم نے اپنا مرکز نظر صرف اتفاق و ائتلاف قرار دیا ہے ' بارک اللہ فی ذلک "

آگے چلکے کہا " کہ میں اس فرصت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں ' اور اپنی طرف سے اور تمام عالم اسلامی کی طرف سے اس غیرت عربیہ اور حمیت اسلامیہ پر ' تم کو مبارکباد دیتا ہوں ' جسکا اظہار تم نے افریقہ کے دیرینہ اور آخری اسلامی ملک کی مدافعت میں کیا ہے - تم کو معلوم ہے ' کہ افریقہ کل تک توحید کے زیر نگیں تھا ' مگر آج تثلیث کے زیر عصا ہے ' اس وسیع قطعہ زمین میں اب آزاد اسلامی حکومت کی اگر کوئی یادگار ہے ' تو وہ طرابلس الغرب ہے ' پس تمہاری مدافعت صرف وطن عزیز کی راہ میں نہیں ہے ' بلکہ ملت بیضاء کی راہ میں بھی ہے " اسکے بعد شیخ جلیل نے ان چند اشخاص کا شکریہ ادا کیا ' جنہوں نے اس مدافعت میں خاص طور پر حصہ لیا ہے ' اسکے بعد کہا -

" کہ میں اپنے خطبے کے ختم کرنے سے پہلے تم لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں ' کہ آج پھر ہم دین و استقلال کے عہد مدافعت کی تجدید کریں ' اور قسم کھالیں ' کہ ہم اسوقت تک ہتیار نہیں رکھینگے ' جب تک خدا ہمارے اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ نہ کردے ' وہو احکم الحکمین تمام حاضرین نے قسم کھائی ' فتح و ظفر کی دعا اور شیخ جلیل اور مجاہدین کی ستایش کا خروش بلند ہوا ' اور جلسہ برخواست ہوا -

جو ۱۴ کو پھر شیوخ قبائل جمع ہوے ' اور حسب ذیل عہد نامہ لکھا گیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

—*—

اس فرمان سلطانی کی بنا پر ' جو ہم کو یکم ذیحجہ کو موصول ہوا ہے اور جو ہم کو انتظامی خود مختاری دیتا ہے ' ہم اس عطیہ سلطانی کو کمال مسرت و ممنونیت کے ساتھہ قبول کرتے ہیں ' اور اور اپنے قائد سلیمان بارونی کو تکلیف دیتے ہیں ' کہ وہ اس اعلان کی اطلاع جن کو جن کو دینا ضروری ہو ' ان کو ان کو دیدیں اور ایک حکومت قائم کریں ' جو بموجب قواعد شرع و اصول عمران ' حفظ راحت ' قیام امن ' حفاظت دین و وطن ' وغیرہ وغیرہ ان تمام اعمال کو انجام دے ' جنکی ضرورت ہے ' اور نیز حفظ راحت اور مدافعت استقلال کے لیے تمام وسائل مثلاً جمع مال ' فراہمی اسلحہ وغیرہ وغیرہ کو اختیار کرے والتوفیق من اللہ والنصر بیدہ -

اس عہد نامہ پر سب نے دستخط کے ' دول یورپ کو اعلان استقلال و تشکیل حکومت کی اطلاع دیگئی ' استقلال کا علم بلند کیا گیا ' فوج اور پولس کے عہدوں پر لائق اشخاص مامور کیے گئے ' جو اپنے فرائض نہایت جوش ' مستعدی ' اور خوش اسلوبی کے ساتھہ انجام دے رہے ہیں -

اس ملکی انتظام کے بعد مجاہدین کرام کو حملہ کا حکم دیا گیا ' ترہونہ اور سرت میں دو ہولناک معرکے ہوئے ' جسمیں دشمن کے سپاہیوں کے علاوہ بارہ افسر مارے گئے -

انکشاف سازش

حال میں اطالوی جنرل مولا مانی نے لواء جبل کے اعیان و اشراف کے پاس چند جوابات بھیجے تھے ' جسمیں انکو سبز باغ دکھالئے گئے تھے ' مگر حسن اتفاق سے اسکا پتہ لگ گیا ' مکتوب الیہم فوراً گرفتار کرلیے گئے ' خانہ تلاشیاں ہوئیں ' جسمیں مزید اطالوی فرمانات اور سکے بر آمد ہوے ' یہ اعلانات ان خائنوں کے پاس پوشیدہ طور پر اسلیے بھیجے گئے تھے ' کہ وہ انکو قبائل میں تقسیم کردیں اور اطاعت کی ترغیب دیں -

---

مشایخ میں پولیٹکل تحریک

—*—

خانقاہ نشینوں کی جنبش

—*—

زمانہ وہ ہے ' کہ مشائخ صوفیہ اپنے خلوتکدوں سے باہر آئیں اور پالیٹکس و سیاست میں ہاتھہ ڈالیں - مگر کونسی سیاست ؟ سوڈا نوشی اور ڈنر خوری کی نہیں ' اپنے بزرگوں اور جبہ و عمامہ کی آبرو ریزی کی نہیں ' صرف حفاظت روحانیت کی سیاست ' نئی روشنی والوں کو خدا کا راستہ انکی عقل اور سمجھہ کے موافق بتانیکی سیاست - لہذا توحید کے نام سے ایک اخبار نکالنے کی تجویز ہوئی ہے ' جو میرٹھہ سے ہفتہ وار با تصویر ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۳ع سے جاری ہوگا - یہ اخبار مشائخ کو کام کرنیکے طریقے بتالیگا - یہ حلقہ نظام المشائخ کا زبر دست آرگن ہوگا ' جو حلقہ کے اغراض کو عمل میں لانیکی کوشش کریگا ' یہ خانقاہ نشینوں میں جنبش پیدا کریگا - اسکے نگراں اور سر پرست مولانا خواجہ نظامی دہلوی ہونگے - قیمت سالانہ ۳ روپیہ نمونہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر دیا جائیگا ' مفت نہیں - الہلال کا حوالہ ضرور دیجیے

منیجر اخبار توحید } لال کرتی میرٹھہ

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA